بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

ستفرق امتی ثلثا وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا ٭ کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

معرفتِ ایمان

مع

حق و باطل کی پہچان

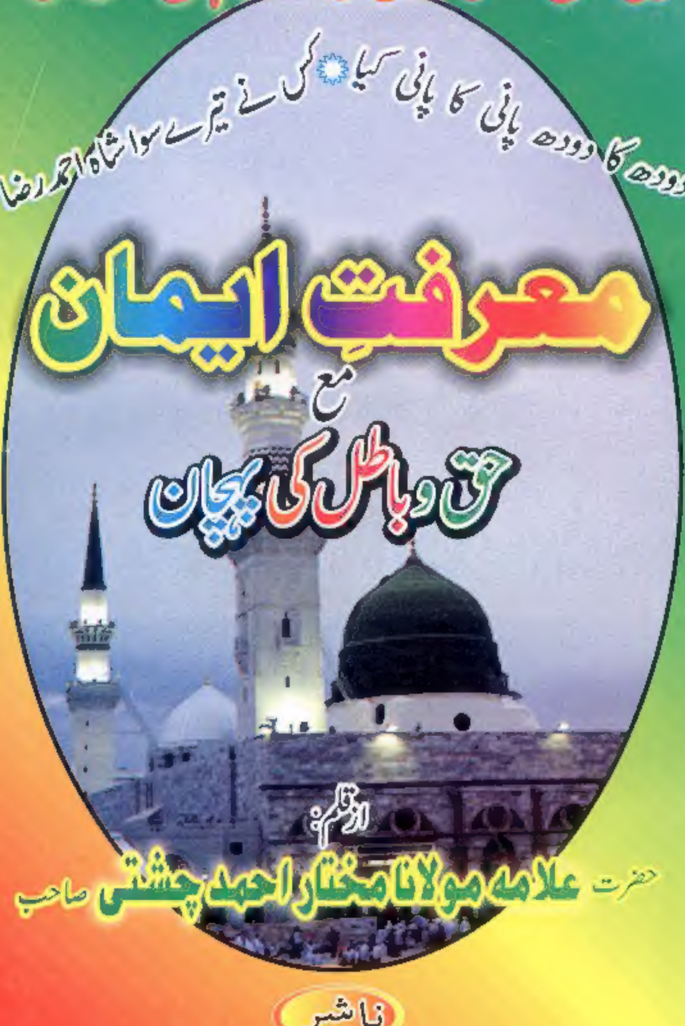

از قلم:

حضرت علامہ مولانا مختار احمد چشتی صاحب

ناشر

قادری کتب خانہ قائدِ اعظم روڈ میلسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

ستفرق امتی ثلثا وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا * کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

معرفتِ ایمان

مع

حق وباطل کی پہچان

از قلم:

حضرت علامہ مولانا مختار احمد چشتی صاحب

ناشر

قادری کتب خانہ قائدِ اعظم روڈ میلسی

نام رسالہ .... معرفتِ ایمان مع حق و باطل کی پہچان

تحریر .... حضرت علامہ مولانا محمد مختار احمد چشتی

پروف ریڈنگ .... علامہ محمد شعبان صاحب، جناب مختار نیر صاحب
جناب غلام یٰسین صاحب

کمپوزنگ .... محمد انور سعیدی

سن اشاعت 2008ء

تعداد 1000

ہدیہ .... 50/=

تعاونِ خاص بجناب غلام حیدر خان غلام صاحب

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب ملنے کے پتہ جات

جامع مسجد گلزارِ مدینہ چک اسلام آباد موضع کرم پور تحصیل خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاول پور

قادری کتب خانہ قائدِ اعظم روڈ میلسی، 067-3751146 0307-6666422

مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ٹی بلاک نیو ملتان

مکتبہ غوثیہ جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	معرفتِ ایمان	5
2	سبب تالیف ھذا الکتاب	14
3	اللہ اور ملٰئکہ کی لعنت	15
4	سنی بریلوی اور وہابی اختلاف	17
5	سنن دارمی میں علامہ ابنِ سیرین کا واقعہ	19
6	اب وہ لسٹ ملاحظہ کریں جس میں تبلیغیوں کو سنیوں سے پیار ہے	21
7	لسٹ کا جواب	25
8	یارسول اللہ المدد	32
9	محفلِ میلاد النبی ﷺ اور قیام	37
10	حضور ﷺ کو حاضر و ناظر جاننا	46
11	دیوبندیوں وہابیوں کی گستاخیاں	50
12	تقویۃ الایمان کا تعارف	72
13	چند اہم مسائل	79
14	چند علمائے دیوبند کا تعارف	88
15	علمائے دیوبند سے چند سوال	102
16	پیغام اعلیٰ حضرت	104

تقریظ

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی اقبال حسین شاہ فیضی صاحب مدظلہ

العالی

مہتمم اعلیٰ: جامعہ فیض العلوم سکھر

زیرِ نظر رسالہ مسمیٰ بہ معرفتِ ایمان سرسری نظر سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ فاضل عزیز نے براہینِ اہلِ سنت کو مخالفین کی کتب سے ثابت کر کے قارئین کو حق و باطل کا راستہ دکھا دیا ہے۔ اس پُرفتن دور میں اس کتابچہ کا مطالعہ ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔

اللہ کریم حضرت کے علم وعمل اور مطالعہ میں مزید ترقی عطا فرمائے (آمین)

مفتی محمد اقبال حسین فیضی مہتمم جامعہ فیض العلوم سکھر

08/12/2008

معرفت ایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین.

میں سو جاؤں یا مصطفےٰ کہتے کہتے / کھلے آنکھ صلی علیٰ کہتے کہتے
دم نزع جاری ہو میری زبان پر / محمد ﷺ محمد خدائے محمد
عشق محبوب خدا اے دل جسے حاصل نہیں / لاکھ کلمہ گو بھی ہو ایمان اسے حاصل نہیں
خدا کے ماننے والا مسلماں ہو نہیں سکتا / بجز حب نبی وہ اہل ایماں ہو نہیں سکتا
جان لو ایماں کی ہے جان حب مصطفےٰ / اور جز ذکر نبی مردود ہے ذکر خدا
شراب عشق احمد کی عجب پر کیف مستی ہے / کہ جاں دے کر اگر اک بوند مل جائے تو سستی ہے
کروں تیرے نام پہ جاں فدا / نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا / کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
یک جاں چہ کند سعدی مسکیں کہ دو صد جاں / سازیم فدائے سگ درباں محمد ﷺ
خدا تیرا تو خدا کا حبیب اور محبوب / خدا ہے آپ کا عاشق تم اس کے عاشق زار

(قصائد قاسمی از مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام / کرے گا یا نبی اللہ مجھ پہ کیا پکار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا / نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامیٔ کار

(قصائد قاسمی از مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

یا شفیع العباد خذ بیدی / انت فی الاضطراری معتمدی

اے بندوں کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمائیے آپ مشکلات میں

میری آخری امید گاہ ہیں۔

(نشر الطیب از اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

اغثنی یا رسول اللہ انی   لمغبون وقنطی العظام

اے خدا کے رسول آپ میری فریاد رس فرمائیے کیونکہ میں نقصان رسیدہ ہوں اور بڑے بڑے درباروں سے مایوس ہوکر واپس آیا ہوں

(مناجات مقبول قربات عنداللہ وصلاۃ الرسول 230 مطبوعہ مکتبۃ الشہیرہ کتب خانہ آصفیہ دہلی واعزازیہ دیوبند از اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

علماء دیوبند کے پیرومرشد اور ہادی حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضور علیہ السلام کی بارگاہِ اقدس میں عرض کرتا ہے

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے   ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ ﷺ
شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بے کساں تم ہو   تمہیں چھوڑ کر اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ ﷺ
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں   بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ ﷺ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو   بس اب قید دوعالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ ﷺ

(گلزار معرفت)

اور حاجی صاحب دوسری جگہ عرض کرتے ہیں:

یا محمد مصطفٰی فریاد ہے   اے حبیب کبریا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل   اے میرے مشکل کشا فریاد ہے
یارسول اللہ کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفٰی فریاد ہے   آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے
آپ کی فرقت نے مارا یا نبی   دل ہوا غم سے دوپارا یا نبی
چہرا تاباں کو دکھلا دو مجھے   تم سے اے نور خدا فریاد ہے

قید غم سے اب چھڑا دیجئے   مجھے یاشہ ہر دوسرا فریاد ہے
حق تعالٰی کے تم ہی محبوب ہو   کون ہے ہمسر تمہارا یا نبی
باغ جنت سے زیادہ ہے عزیز   مجھ کو وہ کوچہ تمہارا یا نبی
لیجئے در پر بلا کب تک پھروں   در بدر یاں مارا مارا یا نبی
طالب دیدار ہوں دکھلایئے   روئے نورانی خدارا یا نبی
درد ہجراں کے سبب مجھ سے کیا   صبر و طاقت نے کنارا یا نبی
مرتے دم گر دیکھ لوں روضہ شریف   زندگی ہوئے دوبارا یا نبی
چین آتا ہے میرے دل کو تمام   نام لیتے ہی تمہارا یا نبی
سب دیکھو نور محمد کا سب پیچ ظہور محمد کا   جبرائیل مقرب خادم ہے سب جا مشہور یا محمد
محمد کی مرضی ہے مرضی خدا کی   خدا کی رضا ہے رضائے محمد

(نالہ امداد غریب مرید "یا" کے ساتھ سرکار مدینہ ﷺ کو ندا نالہ امداد غریب کلیات امدادیہ از حضرت پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رضی اللہ عنہ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی ملاحظہ فرمائیں)

☆ایمان کی تعریف:

ایمان کے لغوی معنی کسی بات کو سچ ماننے کے ہیں، اصطلاحِ شریعت میں تمام ضروریاتِ دین کو دل سے سچ ماننے اور زبان سے ان کی سچائی کے اقرار کرنے کو ایمان کہتے ہیں، یہ تصدیق واقرار تحقیقا ہوخواہ تقلیدا (عینی) زبان سے اقرار ایمان کا رکن ہے اجراء احکام کیلئے شرط دونوں قول ہیں۔ اوراس خادم کے نزدیک دونوں درست ہیں۔ تصدیق قلبی کسی حال میں ساقط نہیں البتہ اقرار باللسان بعض صورتوں میں معاف ہے۔ حالت اکراہ میں یا ایسی حالت میں ایمان نصیب ہو کہ اقرار کا وقت نہ مل سکا۔ مگر اس کے رکن ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جیسے قرآت، قیام، رکوع، سجود، نماز کے ارکان ہیں مگر عاجز سے ساقط ہوجاتی ہیں اصل

ایمان تصدیق قلبی ہے۔ مگر دنیا میں مومن ہونے کا حکم لگانے کیلئے اقرا باللسان ضروری بھی ہے۔ اور کافی بھی۔ اگر کوئی زبان سے تمام ضروریات کی تصدیق کرے تو اس کو مسلمان ہی کہیں گے باطن کا حال اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نہیں۔ اعمال ایمان کے جز ہیں یا نہیں ایمان مرکب ہے یا بسیط اور ایمان میں اختلافات یعنی ایمان میں کل کتنے مذاہب ہیں۔ وغیرہ مزید معلومات کیلئے بہار شریعت حصہ اوّل، نبراس شرح شرح عقائد، تفسیر بیضاوی شریف، نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری از حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رضی اللہ عنہ، انوار البضاوی از علامہ حافظ محمد خاں نوری دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

☆ضروریات دین:

ایمان کی تعریف میں جو ضروریاتِ دین کا لفظ آیا ہے اس سے مراد وہ دینی باتیں ہیں جن کا دین سے ہونا ایسی قطعی یقینی دلیل سے ثابت ہو جس میں ذرہ برابر شبہ نہ ہو اور ان کا دینی بات ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہو۔ خواص سے مراد علماء ہیں اور عوام سے مراد وہ لوگ ہیں جو عالم نہیں مگر علماء کی صحبت میں رہتے ہوں۔ اس بنا پر وہ دینی باتیں جن کا دینی بات ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ان کا ثبوت قطعی نہیں تو وہ ضروریات دین سے نہیں۔ مثلاً عذاب قبر، اعمال کا وزن، یونہی وہ باتیں جن کا ثبوت قطعی ہے۔ مگر ان کا دین سے ہونا عوام وخواص سب کو معلوم نہیں تو وہ بھی ضروریات دین سے نہیں جیسے صلبی بیٹیوں کے ساتھ اگر پوتی ہو تو پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا۔ جن دینی باتوں کا ثبوت قطعی ہو وہ ضروریات دین سے نہ ہوں۔ ان کا منکر اگر اسکے ثبوت کے قطعی ہونے کو جانتا ہو تو کافر ہے۔ اور اگر نہ جانتا ہو تو اسے بتایا جائے بتانے پر اگر حق مانے تو مسلمان اور بتانے کے بعد بھی اگر انکار کرے تو کافر (شامی ص ۳۰۰ جلد ۳)۔

وہ باتیں جن کا دین سے ہونا سب کو معلوم ہے مگر ان کا ثبوت قطعی نہیں ان کا منکر کافر نہیں۔ اگر یہ باتیں ضروریات مذہب اہلسنت سے ہوں تو گمراہ اور اگر اس سے بھی نہ ہو تو خاطی۔

☆ضروریات مذہب اہلسنت :

مذہب اہلسنت کی ضروریات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا مذہب اہلسنت سے ہونا سب عوام وخواص اہلسنت کو معلوم ہو جیسے یہی عذاب قبر، اعمال کا وزن..........

(ماخوذ از نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ 291 تا 294)

☆ایمان کی تعریف اور کامل ایمان :

محمد رسول اللہ ﷺ کو ہر بات میں سچا جانے۔ حضور کی حقانیت کو صدق دل سے مانتا ایمان ہے۔ جو اس کا مقر ہوا سے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ اور رسول کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے اور جس کے دل میں اللہ اور رسول جل جلالہ و ﷺ کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو اللہ اور رسول کے محبوں سے محبت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں۔ اور اللہ اور رسول کے مخالفوں بدگوئیوں سے عداوت رکھے۔ اگر چہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں جو کچھ دے اللہ کے لیے دے جو کچھ روکے اللہ کیلئے روکے سو اسکا ایمان کامل ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں،، من احب لله والبغض لله واعطى الله ومنع لله فقد استكمل الايمان.

(ابوداؤد شریف جلد 2، صفحہ 287)

جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے عداوت کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دیا اور اللہ تعالیٰ کیلئے روکا اس کا ایمان کامل ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 29، صفحہ 254)

☆ایمان کی آسان ترین تعریف:

ایمان حضور انور ﷺ کی محبت و تعظیم کا نام ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد پاک ہے۔ قل ان کان الخ،، سورۃ توبہ آیات 24۔ اور حدیث پاک میں عن انس رضی اللہ

عنہ الخ صحیح بخاری اور مسلم شریف جلد اوّل صفحہ 7 تم میں سے کوئی مسلمان نہ ہوگا جبتک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں ﷺ۔

دین اور ایمان محمد رسول ﷺ کی محبت اور تعظیم کا نام ہے۔

(فتاوٰی رضویہ شریف جدید جلد 15، صفحہ 168 رضا فاونڈیشن لاہور، امام اہلسنت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ)

☆ **عقیدہ:**

حضور کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔

(بہار شریعت جلد 1، صفحہ 49 حصہ اوّل مطبوعہ شبیر برادر اردو بازار لاہور حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحبؒ)

☆ **ایمان حضور کی محبت کا نام ہے۔**

(خطبات کاظمی حصہ دوم صفحہ 250 از غزالی زمان رازی دوراں امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمۃ)

☆ **ایمان حضور کی محبت کا نام ہے۔**

(مقام رسول صفحہ 622 از مناظر اسلام حضرت علامہ قبلہ محمد منظور احمد فیضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ)

☆ **ایمان حضور کی محبت کا نام ہے۔**

(سنی بہشتی زیور صفحہ 837 تا 838 از حضرت علامہ مفتی خلیل احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

نوٹ: ایمان کا پتہ چل گیا کہ ایمان حضور انور کی محبت و تعظیم کا نام ہے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ محبت کیا چیز ہے اور محبت کی علامات کیا ہیں؟ تاکہ ہر بندہ جان سکے اور معلوم کر سکے کہ فلاں بندے کو حضور انور سے محبت ہے پیار ہے عشق ہے یعنی یہ معلوم ہو سکے کہ کون عاشق رسول ﷺ ہے۔

☆ **معیار محبت:**

اس سلسلے میں بعض حضرات کا مسلک تو یہ ہے کہ محبت محبوب کی اتباع اور اس کی پیروی ہے، کیونکہ محبّ محبوب کا مطیع اور متبع ہوتا ہے۔ ان المحب لمن یحب مطیع:

قرآن کریم میں بھی فرمایا: "قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله"

(آل عمران آیت ۳۱)

میرے محبوب آپ فرما دیجیے کہ اے لوگو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، پھر اللہ پاک بھی تم سے محبت رکھے گا۔ آیت مبارک سے معلوم ہوا کہ محبت کی شرط اتباع و اطاعت ہے، لہٰذا جو گروہ متبع سنت اور پابند شریعت ہے وہی رسول اللہ ﷺ کا محبّ اور صحیح معنی میں مومن ہے۔ مگر بات جہاں تھی وہیں رہی، کیونکہ بظاہر گستاخ رسول ﷺ وہابی، دیوبندی وغیرہ بدمذہب بھی حضور ﷺ کی اتباع کرتے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ فلاں گروہ یا فلاں شخص حضور ﷺ کی الفت و محبت کے ساتھ ان کی سنت کریمہ پر عمل کر رہا ہے اور فلاں آدمی بغیر محبت کے محض نقالی میں مصروف ہے آیئے اس سوال کا حل اور معیار تلاش کریں اس موضوع پر قاعدہ کلیہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قال رسول الله ﷺ حبك الشیء یعمی ویصم"

(مسند امام احمد، ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۳۳۴، مشکوۃ شریف ص ۴۱۸)

حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے (کہ انسان کو جب کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو) وہ محبت اس کو (محبوب کا عیب دیکھنے سے) اندھا اور (محبوب کا عیب سننے سے) بہرہ کر دیتی ہے۔ اس مبارک حدیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ محبت کی ناقابل تردید دلیل اور صحیح معیار یہ ہے کہ مدعی محبت کی آنکھ اور کان محبوب کا عیب دیکھنے اور سننے سے پاک ہو اور عقل سلیم کے نزدیک بھی محبت کا صحیح معیار یہی ہے کیونکہ محبت کا مرکز حسن و جمال ہے یہ ممکن نہیں کہ محبت والی آنکھ کو محبوب کی ذات میں کوئی عیب نظر آئے اور اگر کسی کو اپنے محبوب میں عیوب و نقائص نظر آتے ہیں تو وہ اپنے دعوئ محبت میں جھوٹا ہے محبت والی آنکھ کو واقعی عیب نظر نہیں آتے۔ خدا کی قسم! حضور ﷺ تو محمد ہیں اور محمد کے معنی ہی بے عیب ہیں تو جس نے محمد کے اندر عیب مانا، اس نے محمد کو محمد ہی نہیں مانا۔ حضور کو محمد وہی مانتا ہے جو حضور کو بے عیب

مانتا ہے(ﷺ)۔

پس ثابت ہوا کہ تمام فرقوں میں وہ فرقہ اپنے دعویٰ محبت میں سچا ہے جو حضور ﷺ کو تمام عیوب ونقائص سے منزہ اور پاک مانتا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی شان پاک میں عرض کرتے ہیں:

واحسن منك لم ترقط عيني　　واجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرا من كل عيب　　كانك قد خلقت كما تشاء

یارسول اللہ میری آنکھ نے آپ سا حسین وجمیل اور کوئی نہیں دیکھا کیونکہ آپ سا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں، آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا آپ ایسے پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ آپ خود چاہتے تھے۔

☆**علامات محبت:** گذشتہ سطور میں ثابت ہوچکا کہ ایمان کا دارومدار حضور ﷺ کی محبت پر ہے اور محبت کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ محبّ اپنے محبوب کا کثرت سے ذکر کرتا ہے چنانچہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: من احب شيا اكثر ذكره . کہ جس کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے (زرقانی علی المواہب ص۳۱۴ ج ۶) پس جس کو حضور ﷺ سے جتنی زیادہ محبت ہوگی وہ اتنا ہی کثرت سے آپ کا ذکر کریگا معلوم ہوا آپ کا کثرت سے ذکر کرنا تقاضائے محبت وایمان ہے۔

علامہ محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ علامة ....الخ

ترجمہ: محبوں کی علامت یہ ہے کہ وہ محبوب کا ذکر کثرت سے دائمی طور پر اس طرح کرتے ہیں کہ نہ تو کبھی ذکر سے جدا ہوتے ہیں اور نہ کبھی چھوڑتے اور نہ کبھی کوتاہی کرتے ہیں اور حکماء کا اس پر اجماع ہے کہ محبّ محبوب کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اور محبوب کا ذکر محبوں کے

دلوں پر ایسا غالب ہوتا ہے کہ نہ تو وہ اس کا بدل چاہتے ہیں اور نہ ہی اس سے پھرنا اور اگر ان کے محبوب کا ذکر ان سے جدا ہوجائے تو ان کی زندگی تباہ ہوجائے اور وہ کسی چیز میں لذت وحلاوت نہیں پاتے جو ذکر محبوب میں پاتے ہیں۔

(زرقانی ص۳۱۴ ج ۶)

ومن علامات.......... الخ۔ حضور ﷺ کی محبت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ کے ذکر شریف کے وقت آپ کی تعظیم کی جائے اور خصوصا آپ کے نام مبارک کے سننے کے وقت خشوع وخضوع اور عاجزی وانکساری کا اظہار کیا جائے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ومن علامات محبته ﷺ كثرة الشوق الى لقائه اذ كل حبيب يحب لقاء حبيبه.

(زرقانی ص۳۱۷ ج ۶)

اور آپ ﷺ کی محبت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی زیارت اقدس کا بہت زیادہ شوق ہو کیونکہ ہر محبّ اپنے محبوب کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔

ومن علامات محبته ﷺ ان يلتذ محبه بذكره الشريف ويطرب عند سماع اسمه المنيف.

(زرقانی علی المواہب ج۶ ص۳۲۲)

اور آپ ﷺ کی محبت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کا ﷺ کا محبّ آپ کے ذکر شریف سے روحانی لذت وسرور پائے اور آپ کے نام مبارک کے سننے کے وقت خوش ہو۔ اب ان لوگوں کی حالت کا اندازہ کیجئے جو آپ کے ذکر پاک، فضائل وکمالات صورت وسیرت کے بیان سے مسرور وشاداں نہیں، بلکہ دل تنگ ہوتے ہیں کیا ان کا آپ کے ذکر پاک سے دل تنگ ہونا ایمان ومحبت سے محروم ہونے کی کھلی ہوئی دلیل نہیں؟ آپ کا

ذکر ذکر خدا ہے۔حدیث قدسی ہے،اللہ پاک فرماتا ہے۔جعلت تمام الایمان بذکرک معی وقال ایضا جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی (شفا شریف ج ۱ ص ۱۲) میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے محبوب) میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے، پس جس نے تمہارا ذکر کیا، اس نے میرا ذکر کیا۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''اتانی جبریل فقال ان ربك یقول اتدری کیف رفعت ذکرك قلت الله اعلم قال اذاذکرت ذکرت معی''

(زرقانی علی المواہب ودر منثور ج ۶ ص ۳۶۴)

میرے پاس جبریل آئے اور کہا بے شک آپ کا رب فرماتا ہے کہ (اے حبیب) تمھیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کیسا بلند کیا ہے۔میں نے کہا اللہ خوب جانتا ہے۔فرمایا کہ جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔

نبی کی محبت بڑی چیز ہے — خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے
محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے — اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

☆سبب تالیف هذا الکتاب یعنی کتاب لکھنے کی وجه:

بعض ان پڑھ جاہل لوگ۔بے ادب گستاخ رسول ﷺ کو مسلمان سمجھ کر مسلمانوں والا معاملہ ان کے ساتھ کر رہے ہیں۔یعنی نکاح اور نماز جنازہ اور دعا مغفرت وغیرہ حالانکہ گستاخ رسول کافر مرتد ہے اور مرتد کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا خالص زنا ہے اور دعا مغفرت مرتد کیلئے کفر ہے جس کی پوری تفصیل انشاءاللہ آئندہ صفحات میں آپ ملاحضہ فرمائیں گے۔جاہل لوگ ان کی عبادت مثلاً کلمہ نمازوں اور روزوں اور حج اور قرآن وحدیث کے علم کا لحاظ

کرتے ہیں۔حالانکہ شیطان ان سے بڑھ کر عابد زاہد تھا۔اور جاہل لوگ اصل اختلافات بریلوی اور دیوبندی وہابی کو نہیں سمجھ سکتے۔آئندہ صفحات میں سنی دیوبندی اصل اختلافات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

☆اللہ اور ملائکہ کی لعنت:

چکڑالویت، قادنیت، رافضیت، وہابیت، دیوبندیت اور غیر مقلدیت وغیرہ اہل سنت وجماعت کے خلاف جتنے فرقے ہیں موجودہ زمانے کے زبردست فتنے ہیں۔ہر پڑھے لکھے لوگوں پر عموماً اور عالموں و پیروں پر خصوصاً لازم ہے۔کہ وہ عوام اہلسنت کو ان فتنوں سے آگاہ کریں۔اور سرکار اقدس ﷺ کے ارشادات کے مطابق ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے سختی کیساتھ منع کریں۔اگر وہ ایسا نہیں کریں گے اور کسی مصلحت سے خاموش رہیں گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت کے مستحق ہوں گے۔اور ان کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا۔جیسا کہ حدیث شریف میں رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

''اذاظهرت الفتن او قال البدع و لم يظهر العالم علمه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين ـلايقبل الله منه صرفا ولاعدلا''

(فتاوی رضویہ شریف جلد 27 ص 130 تا 131 رضا فاونڈیشن لاہور پاکستان۔علماء دیوبند کیلئے لمحہ فکریہ جلد اول صفحہ ۵۳۵ از محمد نعیم اللہ خان قادری، صواعق محرقہ بحوالہ بدمذہبوں سے رشتے از مفتی جلال الدین احمد امجدی رضی اللہ عنہ)

علماء کا فرض ہے جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بے دینی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے اور اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں خاموش رہے۔تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔اللہ نہ اس کا فرض قبول کریگا اور نہ اس کا نفل۔

☆حضور انور کے راستے پر نہیں:

جولوگ کہ مسلمانوں کو فتنوں میں پڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ وہ لوگ بد مذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کر کے گمراہ اور مرتد ہو رہے ہیں اور اللہ اور رسول جل جلالہ و ﷺ کی بارگاہ کے گستاخ بن رہے ہیں۔ مگر وہ لوگ قدرت کے باوجود عوام میں مقبولیت حاصل کرنے زیادہ سے زیادہ آمدنی ہونے یا اور کسی مفاد کے پیش نظر خاموش رہتے ہیں۔ اور ایسی زبردست برائی کہ جس سے لوگ کفر وارتداد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ منع نہیں کرتے وہ یقیناً حضور سید عالم ﷺ کے راستے پر نہیں ہیں جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف مروی ہے۔ کہ خود نبی کریم علیہ والصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

"لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویامر بالمعروف وینہ عن المنکر"

(مشکواۃ شریف ص423)

جو مسلمان ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، اچھی بات کا حکم نہ دے اور بری بات سے نہ روکے وہ ہمارے راستے پر نہیں اور ایسے لوگ نائب رسول نہیں صرف نام کے عالم ہیں ،اس لیے کہ رسول لوگوں کو گمراہی و بد مذہبی سے بچانے اور ان کو صحیح راستہ پر چلانے کی فکر میں دن رات لگا رہتا ہے لہذہ جو عالم ان کے نقش قدم پر چلے اور ان کا راستہ اختیار کرے وہی نائب رسول ہے ورنہ دنیا کمانے کیلئے وہ صرف نام کا عالم ہے۔

سنی بریلوی اور دیو بندی وہابی میں اصل اختلافات

☆دیو بندی اور سنی اصل اختلافات:

عوام الناس یا حقیقت سے نا آشنا لوگ کسی معاملہ کی گہرائی تک پہنچنے سے قبل ہی اپنی طرف سے ایک معیار قائم کر لیتے ہیں۔ چنانچہ بعض حضرات ابھی تک دیو بندی و سنی اختلافات کو صرف چند مسائل کا ایک فروعی اختلافات سمجھے ہوئے ہیں کہ شاید میلاد شریف، عرس، فاتحہ وغیرہ کے جائز و ناجائز ہونے کے بارے میں ہی یہ ایک مسئلہ کا اختلافات ہے۔ اور اسی پر ہی دیو بندی و سنی اختلافات کا دارومدار ہے۔ حالانکہ یہ سمجھنا بالکل غلط اور حقیقت سے سراسر لاعلمی ہے۔ سنیوں اور دیو بندیوں میں صرف ان کا مسائل کا اختلافات ہی کوئی بنیادی اختلافات نہیں بلکہ اصل معاملہ دیو بندیوں کی ان ناپاک تحریروں کا ہے۔ جن میں علمائے دیو بند نے خدا تعالیٰ کی تکذیب اور بانی اسلام فداہ امی وابی ﷺ کی کھلی توہین کی ہے۔۔ جمیع سلف صالحین اولیاء کرام و بزرگان دین کو بدعتی اور کافر کہا ہے۔

(دیو بندی مذہب ص69)

دیوبندی اور سنی اختلاف:

خدا تعالیٰ کے امکان کذب بلکہ وقوع کذب اور حضور علیہ والصلواۃ والسلام کی شان میں دیو بندی علماء کی کفریہ عبارات حضور کے علم کی توہین اور حضور کے علم کو پاگلوں، حیوانوں کے علم سے تشبیہ۔

(دیو بندی مذہب ص56)

بعض ان پڑھ جاہل لوگ دیو بندیوں تبلیغوں وہابیوں کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ لوگ شریف ہیں بڑے نیک ہیں ہم سے اچھے ہیں ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں ان سے کوئی بے ادبی اور گستاخی کی بات نہیں سنی یہ کسی کو برا نہیں کہتے لہذا ان جاہل لوگوں کو

سمجھانے کیلئے مختصر سی لسٹ لکھ رہے ہیں تا کہ عوام فیصلہ کر سکے کہ یہ دیو بندی تبلیغی وہابی کتنے بڑے شریف اور اچھے لوگ ہیں۔ہاں جب کوئی سنی عالم وہابی دیو بندی تبلیغی جماعت والوں کی کتابوں میں گستاخیاں جاہلوں کو دکھلاتے یا سناتے ہیں تو جاہل لوگ کہتے ہیں کہ مولوی گستاخیاں لکھنے والے واقع پکے کافر اور مرتد ہیں لیکن تبلیغی جماعت والے ٹھیک ہیں تو اول اگر تبیغی جماعت والے گستاخ نہیں تو اپنے مرکز سے یہ لکھوا کر لائیں کہ یہ مولوی جنہوں نے گستاخیاں لکھیں ہیں کافر مرتد ہیں ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے تو ایسا کہنے سے دیو بندی تبلغی جماعت والوں کے تقیہ کا آپ کو پتہ چل جائیگا۔تبلیغی جماعت والوں کا بانی مولوی ایاس کاندھلوی کے ملفوظات میں ہے کہ وقار الفتاوی جلد اص 317 تا 318 پر مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ قبلہ محمد وقار الدین رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ:تبلیغی جماعت دراصل وہابی جماعت ہے جب دیو بندی لوگ وہابیت کی وجہ سے بدنام ہو گئے تو انہوں نے تبلیغی جماعت کے نام سے وہابیت پھیلانے کیلئے یہ جماعت بنائی اس جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی ہیں۔انہوں نے خود اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ:

''حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو''۔

(ملفوظات شاہ محمد الیاس صفحہ 5 مدنی کتب خانہ کراچی)

اور یہ بھی لکھا کہ ابوالحسن ندوی یعنی موجودہ امیر تبلیغی جماعت نے ایک خط الیاس صاحب کو لکھا اس میں لکھا تھا کہ اس وقت صرف دو گروہ مسمان ہیں تیسرے گروہ میں کوئی مسلمان نہیں یعنی تبلیغی جماعت اور اس کے مددگار۔یہ خط جب الیاس صاحب کو سنایا گیا تو انہوں نے کہا۔ابوالحسن نے جو سمجھا ہے وہ ٹھیک ہی سمجھا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت اور موجودہ امیر ابوالحسن کے نزدیک تبلیغی جماعت اور اسکے

مددگاروں کے سوا دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔اس لیے انہوں نے اپنے اصولوں میں کلمہ پڑھانا لکھا ہے تا کہ کافروں کو مسلمان بنایا جائے۔لہذا اس کا مقصد یہی ہے کہ پہلے سنی مسلمانوں کو کلمہ پڑھایا جائے اس کے بعد انہیں وہابی بنا دیا جائے۔ان کی مجالس میں دیو بندی علماء کی جھوٹی تعریفات کر کے سیدھے سادھے مسلمانوں کو ان کا عقیدت مند بنایا جائے۔پھر وہ دیو بندیوں کی کتابیں پڑھا کر کٹر وہابی بنا دیئے جاتے ہیں۔لہذا ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اور ان کا وعظ سننا حرام ہے۔قرآن کریم میں اللہ پاک نے فرمایا:

''فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظالیمین''

(پارہ 6 سورۃ الانعام آیت 68)

یعنی نصیحت آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو اس آیت کے تحت تفسیرات احمدیہ میں عالمگیر کے استاد ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''ان القوم الظالمین یعم المنبدع والفاسق والکافر والقعود مع ممتنع''

بے شک قوم ظالم میں بدعتی ،فسق ،اور کافر وغیرہ شامل ہیں۔ان سب کیس تھ بیٹھنا ممنوع ہے۔

☆**سنن دارمی میں علامہ ابن سیرین کا واقعہ منقول ہے:**

دحل رجلان............ الخ یعنی ابن سیرین کے پاس دو آدمی آئے جن کے عقیدے خراب تھے انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر دابن سیرین کی کنیت ہے ہم آپ کو ایک حدیث سناتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نہیں سنوں گا دونوں نے کہا ہم آپ کو کتاب اللہ کی ایک آیت سناتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نہیں سنوں گا۔تم دونوں میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں وہ چلے گئے تو بعض لوگوں نے کہا اے ابوبکر آپ کا کیا نقصان تھا

اس بات میں کہ وہ دونوں آپ کو کتاب اللہ کی ایک آیت سناتے آپ نے جواب میں فرمایا مجھے اندیشہ تھا کہ یہ دونوں آیت پڑھتے اور اس میں تحریف کر دیتے اور وہ میرے دل میں بیٹھ جاتی۔

(سنن دارمی جلد اوّل صفحہ 120 باب اجتناب اھل الاھواء)

مقصد یہ ہوا کہ جس کے عقیدے میں خرابی ہے اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنی طرف سے اس میں کوئی ایسی بات شامل کر دے جو غلط ہو اور وہ سننے والے کے دل میں بیٹھ جائے جس سے اس کا ایمان ختم ہو جائے۔ابن سیرین اجلہ تابعین میں سے ہیں اور وہ خود بہت بڑے عالم تھے ان کو بہکانا اور گمراہ کرنا آسان نہ تھا اور آنے والے ان کو آیت اور حدیث سنانا چاہتے تھے مطلب سمجھانا نہیں چاہتے تھے پھر بھی انہوں نے سننا گوارا نہ کیا آج کل عوام جو عربی سے ناواقف ہیں اور صحیح مذہبی معلومات سے بھی کما حقہ واقف نہیں ہیں بد مذہب انہیں لچھے دار تقریریں سناتے ہیں۔جن میں وہ اپنے باطل اعتقادات کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ ملا دیتے ہیں کہ عوام انہیں بے سوچے سمجھے قبول کر لیتے ہیں۔اور گمراہ ہو جاتے ہیں آج کل جتنے فرقے اہل سنت کے خلاف ہیں وہ اپنے باطل اعتقاد کو پھیلا رہے ہیں ان سب کا طریقہ کار یہی ہے لہٰذا ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا یا کسی قسم کا میل ملاپ رکھنا جائز نہیں۔مسلم شریف میں ہے:

"فایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم"

(مسلم شریف جلد اوّل صفحہ 10 قدیمی کتب خانہ کراچی)

یعنی اپنے آپ کو ان سے جدا کر لینا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور تمہیں فتنوں میں ڈال دیں۔

اب وہ لسٹ ملاحظہ کریں جو دیوبندی تبلیغی کو ہم سنیوں سے پیار ہے

☆ **قبروں پر آستانوں پر جانے والے مشرک ہیں۔**

یہی وجہ ہے کہ بزرگوں کی تلاش اور اتباع چھوڑ کر قبروں اور آستانوں پر جاتے ہیں اور کئی طرح کے شرک کرتے ہیں۔

(چراغ سنت ص13)

☆ **گیارہویں شریف کرنے والے سب کافر ہیں۔**

ربیع الثانی کو گیارہویں کرنے والا اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں ۔

(تذکیر الاخوان ص۸۶)

☆ **مولانا رومی اور مولانا جامی کافر تھے۔**(نعوذ باللہ)

ایہہ ملا جامی کیہا اندر تھئے کفراں والے۔جو جامی رومی دے پچھلگ او کافر بڑن منہ کالے۔

(شہباز ص133 مصنفہ نور محمد دیوبندی)

☆ **مولانا جامی ملکے کتے تھے۔**(نعوذ باللہ)

مثنوی رومی دے وچ جامی شارح چک چلایا۔

(شہباز ص134)

ناظرین! ناپاک اور خبیث فتنوں کو ملاحظہ فرمایئے اور ساتھ ساتھ دیو بندی تہذیب پر بھی غور فرماتے جایئے۔

☆ **حضرت امام حسین اندھے تھے۔**(نعوذ باللہ)

کور کورانہ مردود کربلا۔تانیفتی چوں حسین اندر بلا۔

ترجمہ: اندھوں کی طرح کربلا نہ جانا تاکہ امام حسین کی طرح مصیبت نہ گرے۔(استغفراللہ)

(بلغۃ الحیران ص399۔مصنفہ مولوی حسین علی واں بچھراں)

☆یارسول اللہ کہنے والے سب کافر ہیں۔

جب انبیاء علیہ السلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ بھی کہنا ناجائز ہوگا اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص176 جلد3)

☆مولوی فردوس علی قصوری کا فتوٰی۔

حضور کو علم غیب و حاضر ناظر ماننے والے سب کافر و مشرک ہیں۔یہیں سے حاظر وناظر اور عالم الغیب کی جرات کر لیتے ہیں اور یہی وہ منحوس، نامبارک جاہلی عقیدہ ہے جس سے تمام نعت خوانی کی رونق بازار ہے کفر شرک کا یہ زبردست ہتھیار آج لاکھوں مسلمانوں کو کھا چکا ہے جو محبت کے پردے میں دین اسلام کو چھوڑ کر دارلکفر میں جا بسے۔

(الصلوٰۃ والسلام ص112)

یہ کفر وشرک ہے بریلوی حضرات سے ہمارا یہی جھگڑا ہے۔

(چراغ سنت ص73)

☆مولانا احمد رضا خاں صاحب دجال ان کے اتباع کتوں سے بدتر ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص120)

☆ہم بریلویوں کو مشرک کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم بریلویوں کو کافر نہیں کہتے بلکہ مشرک کہہ دیتے ہیں۔

(رسالہ حیات النبی ص23 مولوی فردوس علی)

☆تمام بدعتی (سنی) بے ایمان ہیں۔

بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان۔

(افاضت الیومیہ ج4 ص81 مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

☆دیوبندیوں کے شیخ القرآن کا فتوٰی:

حضور کو حاظر ناظر ماننے والے پکے کافر ہیں جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور

انکا نکاح نہیں۔نبی کو حاظر ناظر کہے بلاشک شرع اس کو کافر کہے۔

(جواہر القرآن ص۶۰ مصنفہ مولوی غلام محمد خاں راولپنڈی)

☆جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے۔

(جواہر القرآن ص ۷۷ مصنفہ مولوی غلام محمد خاں راولپنڈی)

☆سنی کا نکاح نہیں۔

ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں اوران کا کوئی نکاح نہیں۔

(جواہر القرآن ص60-76 مصنفہ مولوی غلام محمد خاں راولپنڈی)

☆بدعتی (سنی) کافروں سے بدتر ہیں۔

مدارات تو حضور کے کافروں تک کی فرمائی ہے۔کافر کی مدارات میں فتنہ نہیں اور بدعتی کی مدارات میں فتنہ ہے۔

(الافاضت الیومیہ جلد4 ص478)

☆حضور کو مختار کل سمجھنے والے سب کافر ہیں۔

بزرگوں کو مختار کل سمجھنے میں جو عقیدے ہندوں کے تھے وہ مسلمانوں کے ہوگئے۔

(الاضافت الیومیہ جلد4 ص581)

☆مشائخ کے ہاتھوں کو بوسہ دینے والے اور دوزانوں ہوکر بیٹھنے والے سب کافر اور لعنتی ہیں۔

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اس کے سامنے دوزانوں ہوکر بیٹھ گئے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادات کے ہوں گے۔

(جواہر القرآن ص61 مصنفہ مولوی غلام محمد خاں راولپنڈی)

☆جو ان کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

(جواہر القرآن ص77 مصنفہ مولوی غلام محمد خاں راولپنڈی)

☆نقشبندی، چستی، قادری، سہروردی، کہلانے والے یہودی ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص79)

(۱۷) یا شیخ عبدالقادر جیلانی پڑھنے والے کافر ہیں۔

(تذکیراخوان ص299)

☆ عید کے دن سویاں پکانے والے کافر ہیں۔

(تذکیرالاخوان ص87)

☆ عرسوں میں جانے والے کافر۔

(تذکیرالاخوان ص86 اسماعیل دہلوی)

☆ قبروں پر حافظوں کو بٹھانے والے کافر۔

اسقاط مروج کرتا ہے حافظوں کو قبروں پر بٹھانا قبروں پر چادریں چڑھانا مقبرے بنانا اور قبروں پر تاریخ لکھنا الی آخرہ یہ کام کرنے والے اس آیت کے موجب مسلمان نہیں۔

(تذکیراخوان ص86)

☆ میلاد منانے والے کافروں سے بھی برے ہیں۔

بلکہ یہ لوگ اس قوم (کفار) سے بھی بڑھ کر ہیں۔

(براہین قاطعہ ص199)

☆ بریلی میں رہنے والے تمام کافر ہیں۔

اگر بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج بریلی مسلمان ہوتی۔

(اضافت الیومیہ ص185 جلد3)

☆ تمام بدعتی شیطان ہیں۔

اہل بدعت کی شان ایسی ہے جیسے شیطان۔

(مزید المجید 73)

☆ تمام بدعتی گدھے ہیں۔

میں نے کانپور کے بدعتیوں کا ذکر کیا ہے وہ ایسے بدعتی تھے جیسے ایک شخص کا گدھا۔

(افاضات الیومیہ ص313 جلد6 از اشرف علی تھانوی دیوبند)

☆ میلاد اور مراقبہ کرنے والے صوفی شیطان ہیں۔

(فتاوی رشیدیہ از مولوی رشید احمد گنگوہی جلد۱ ص76)

☆ علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی نام رکھنے والے مشرک ہیں۔ علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی نام رکھنا شرک ہے۔

(بہشتی زیور جلد۱ صفحہ 36)

☆ بزرگوں کا ادب کرنا شرک ہے۔

(الصلوۃ والسلام صفحہ 75)

☆ مولانا احمد رضا خان پر اللہ کی لعنت۔

(شہاب الثاقب ص81 حسین احمد مدنی دیوبندی)

لسٹ کا جواب

اس کفر و شرک والی لسٹ کا جواب اگر دیوبندیوں وہابیوں کے گھر کے حوالہ جات سے دیکھنے ہوں تو ان کتب کا مطالعہ کریں۔ دیوبندیوں سے لاجواب سوالات از قبلہ نعیم اللہ، اور علماء دیوبند کے لیے لمحہ فکریہ از قبلہ نعیم اللہ خان قادری، دیوبندی مذہب از قبلہ غلام مہر علی صاحب، غیر مقلدین کو دعوت انصاف چار جلدیں از نعیم اللہ خان، کتاب، مشکل کشا نبی ﷺ از مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰے نوری صاحب اور آپ کی دیگر تمام کتب۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام بعد وفات زیارت ایسی ہی ہے جیسے ایام حیات میں احیا کی زیارت ہوا کرتی ہے۔

(جمال قاسمی ص۱۰ از جناب محمد قاسم نانوتوی)

اور تمام علماء دیوبند متفقہ طور پر فرماتے ہیں ہمارے اور مشائخ عظام کے نزدیک زیارت سید المرسلین ﷺ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے اور سفر کے وقت خالص آپ کی قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے۔

(عقائد علماء دیوبند المہند)

اور تمام علماء دیو بند کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب اور اکثر منتہائے سفر بہ سمت پیران کلیر و دہلی بغرض زیارت قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ بااللہ ودیگر بزرگان کے کہ ان مقامات میں آسودہ میں ہوتا تھا اور بمقام پانی پتی واسطے زیارت شیخ شمس الدین پانی پتی حضرت شیخ کبیر الاولیاء جلال الدین پانی پتی کے جاتے تھے۔

(امداد المشتاق ص26 از اشرف علی تھانوی دیوبندی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے حالات میں فرماتے تھے۔ کہ میں خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مرقد کی زیارت کیلئے حاضر ہوا خواجہ صاحب کی روح ظاہر ہوئی۔ اور فرمایا تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا چوں کہ بیوی بوڑھی ہو چکی تھی میں نے گمان کیا کہ اس سے مراد پوتا ہوگا خواجہ صاحب اس قلبی گمان سے مشرف ہوئے اور فرمایا میری یہ مراد نہیں بلکہ وہ لڑکا تمہارے صاحب سے پیدا ہوگا ایک عرصے کے بعد دوسری شادی کی تو یہ کاتب الحروف فقیر ولی اللہ پیدا ہوئے پہلے پہل یہ واقعہ حضرت کو یاد نہ رہا اس لئے نام ولی اللہ رکھ دیا ایک عرصے کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام قطب الدین احمد رکھا۔ (انفاس العارفین ص 45)۔ جناب اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عمل کیا جس کی وجہ سے مجھ کو ناقابل برداشت ظلمت محسوس ہوئی اور میں پریشان ہوگیا ایک بزرگ کے مزار پر گیا تو وہ ظلمت رفع یعنی دور ہوگئی (بقدر ضرورت)۔

(الافاضات الیومیہ جلد 6 صفحہ 340)

جناب شاہ ولی اللہ صاحب ''الانتباہ فی سلاسل الاولیاء'' کتاب میں لکھتے ہیں، قبر پر حاضری کا طریقہ، پھر جب مقبرہ کے پاس آئے تو دو رکعت نوافل اس بزرگ کی روح اقدس کے ایصال ثواب کے ادا کرے اور کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ جائے پھر سورۃ اخلاص پڑھے پھر فاتحہ پڑھے پھر سات چکر (طواف) بزرگ کے مزار کے گرد لگائے دائیں

طرف سے شروع کرے پھر بائیں طرف اپنا رخسار رکھے اور میت کے منہ کے نزدیک ہو کے بیٹھے پھر اکیس مرتبہ ،، یارب ،، کا ورد کرے پر آسماں کی طرف منہ کر کے ''یاروح'' پڑھے اور اپنے دل پر ''یاروح الروح'' کی ضرب لگائے جب تک انشراح نہ ہو ذکر کرتا رہے انشاء اللہ تعالیٰ کشف القبور اور کشف ارواح یہ دونوں حاصل ہو جائیں گے، (بحوالہ فتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 398 درس توحید مؤلفہ علامہ سراج الدین صاحب نے قبروں پر جانے والوں کو درس توحید میں مشرک لکھا ہے جس میں مولوی احتشام الحق تھانوی اور مولوی محمد متین دیوبندی کے تصدیقی و تائیدی دستخط ہیں تو اب کیا فرماتے ہیں درس توحید کے مولف اور کتاب چراغ سنت کے مولف اور اس کے مصدق و موئیدان تمام علماء دیوبند کے بارے میں جو فرما رہے ہیں کہ مدینہ منورہ جانے والا خالص زیارت قبر انور کی نیت کرے اور خصوصا حاجی امداد اللہ صاحب اور شاہ عبدالرحیم صاحب اور جناب تھانوی صاحب کے بارے میں جو دور و نزدیک سے مقامات اولیاء کی زیارت کیلئے گئے یہ سب مشرک ہوئے یا نہیں اگر ہوئے اور درس توحید کے مطابق ضرور ہوئے تو آپ لوگ ان کو مسلمان مان کر خود مشرک ہوئے یا نہیں، بینوا توجروا۔

مزارات انبیاء اور اولیاء کی زیارت کیلئے جانا اور مزارات کے فیوض و رحمت کے بیان کیلئے مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف راہ عقیدت کا مطالعہ فرمائیں۔

☆ گیارھویں شریف کی شرینی کھانا علماء دیوبند کے نزدیک:

گیارھویں شریف کی شرینی صدقہ ہوتی ہے مساکین کو اس کا کھانا درست ہے۔

(فتاوی رشیدیہ ص 202 از علماء دیوبند کے پیشوا رشید احمد گنگوہی)

☆ گیارھویں کا طریقہ علماء دیوبند سے:

یہ فاتحہ ربیع الثانی کی گیارھویں تاریخ کو پڑھی جاتی ہے قادری سلسلہ کی ہر فاتحہ

اپنے اندر سینکڑوں خیر و برکتیں صحت و سلامتی کشائش رزق کی سعادتیں رکھتی ہے اس فاتحہ کو اس اہتمام سے پڑھا جائے ربیع الثانی کی گیارھویں سے شروع ہو کر گیارھویں کا دن گزرنے تک مغرب تک پڑھی جائے گھر کو پاک صاف کر کے گیارہ پاک وصاف مرد یا عورتیں جمع ہوں اور ہر پڑھنے والے کے پاس گیارہ گیارہ پیسے ہوں اور صاحب خانہ کے پاس 121 پیسے ہوں ہر پڑھنے والے کے سامنے شرینی ہو اگر کھیر یا فیرنی ہے تو گیارہ چمچے ہوں اور اگر مٹھائی ہو تو گیارہ ٹکڑے ہوں اور فاتحہ کے بعد شرینی کھالی جائے۔

(فاتحہ گیارھویں شریف ص ۳ محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل کراچی ۱)

اور گیارھویں شریف حضرت غوث پاک قدس سرہ کی دسویں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالانہ وغیرہ۔ توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سرمنی حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ وحلوائے شب برات اور دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدہ پر مبنی ہیں اور مشرب فقیر کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ فقیر پابند اس ہیست کا نہیں ہے مگر کرنے والوں پر انکار نہیں کرتا۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص 8 از سب علماء دیوبند کے پیر مرشد اور پیشوا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

مزید معلومات کیلئے رسالہ گیارھویں شریف اور علماء دیوبند تصنیف صوفی بشیر احمد قادری صاحب ملاحظہ فرمائیں مکتبہ آصفیہ قادریہ محلّہ فرید آباد بالمقابل گن منڈی ملتان۔

☆ حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی کی شان اور علماء دیوبند:

مولانا جامی علیہ الرحمۃ کی ایک مشہور نعت ہے جو یوسف زلیخا کے شروع میں ہے اس کے متعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی دیوبندی نے اپنی کتاب تبلیغی نصاب اور فضائل اعمال میں اپنے والد صاحب کی زبانی ایک قصہ نقل کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ مولانا جامی یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کیلئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ

اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت کا ارادہ کیا تو حضور انور ﷺ نے خواب میں امیر مکہ کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دو امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذبہ اور شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضور ﷺ نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑ کر بلایا ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر انور پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کیلئے ہاتھ نکلے گا۔ جس میں فتنہ ہوگا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا قصیدہ فارسی زبان میں ہے۔ اس کا ایک شعر یہ ہے:

زمہجوری بر آمد جانِ عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

ترجمہ: آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جان بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے اے رسول خدا نگاہ کرم فرمائیے اے خاتم المرسلین رحم فرمائیے۔

ترجمہ: از سعد اللہ ناظم مدرسہ مظاہر علوم خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت اشرف علی تھانوی۔

اور اسمیں کوئی استعباد نہیں سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیا میں اس کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما اس کے رسالہ فضائل حج کی حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں 13 پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی کی کتاب الحاوی سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضۂ اقدس میں سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔

(از حالات مصنفین درس نظامی مولف مولوی محمد حنیف گنگوہی فاضل دار العلوم دیوبند ص 276)

☆حضرت علامہ جلاالدین رومی کی شان اور علماء دیوبند:

اشرف علی تھانوی صاحب نے مثنوی مولانا روم کی اردو شرح لکھی ہے۔رومی علیہ الرحمۃ کی بڑی تعریف اور شان بیان کی ہے کہ جامی اور رومی کو علماء دیوبند نے بڑے عالم اور ولی اللہ مانتے ہیں تو جو اتنے بڑے اولیاء کرام کو کافر لکھے یا کہے ان کے بارے میں شرعا حکم ہے؟

☆حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان وہابی دیوبندی کے گھر سے:

غیر مقلدین کے امام اسماعیل دہلوی نے یزید کو بہت برا کہا ہے ملاحظہ ہو۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 12 طبع لاہور)

نیز غیر مقلدین کے پیشوا قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو جو یزید کے مقابلہ میں امام حسین کو باغی کہتے ہیں ملاحظہ ہو۔

(نیل الاوطار جلد ۷ ص ۱۹۹ طبع مصر از قاضی شوکانی غیر مقلد)

علاوہ ازیں غیر مقلد عالم نواب وحید الزمان نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی ص 98 پر یزید کے نام کے ساتھ لعنۃ اللہ کے الفاظ لکھے ہیں جس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ یزید پر لعنت کرے اور کہا کہ ہم نے یزید پر اس لیے لعنت کی ہے کہ اس پر ہمارے امام احمد بن حنبل وغیرہ نے لعنت بھیجی ہے مولوی شبیر صاحب یزید کو ناحق قرار دے کر اس پر لعنت بھیجنے والے اپنے گھر کے ان علماء پر کیا فتویٰ عائد کریں گے؟ کچھ تو بولیں.........

☆شہید کربلا:

یہ رسالہ مفتی محمد شفیع دیوبندی کا لکھا ہوا ہے اس میں حضرت امام حسینؓ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں کی شان میں اور یزید کی ہلاکت اور ذلت کے بارے میں لکھا گیا ہے اور شہادت حسین، حضرت امام حسین کی شان میں مختلف علماء دیوبند کے رسائل کو جمع کیا گیا ہے یزید کو فاسق فاجر لکھا ہے تجلیات صفدر جلد اول ص ۵۳۶ پر مولوی محمد امین صفدر اوکاڑوی

دیوبندی نے جو کہ علماء دیوبند کا بڑا مناظر ہے حضرت امام حسین کی قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ وغیرہ سے شان بیان کی ہے اور ص۵۵۳ تا ۵۹۳ پر کافی علماء دیوبند کے حوالہ سے یزید کو لعنتی فاسق فاجر لکھا ہے تجلیات صفدر جلد اول ملاحظہ فرمائیں۔فتاوی رشیدیہ میں ہے کہ بعض علماء نے یزید کو کافر لکھا ہے۔

شرح عقائد نسفی ص ۱۶۲ مکتبہ دار الحدیث ملتان پر علامہ سعد الدین تفتازانیؒ نے لکھا ہے:

"انہ کفر حسین امر بقتل حسین لانتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ"

وہ یعنی یزید امام حسین کے قتل کا حکم دیا تو کافر ہو گیا تو ہم اس کے حال کے بارے میں بلکہ اسکے ایمان کیبارے میں توقف نہیں کرتے اس پر اور اسکے انصار واعوان پر اللہ کی لعنت ہو تجلیات صفدر جلد اول اور شہید کربلا اور شہادت حسین یہ کتابیں پڑھ کر تمام دیوبندی بتائیں کہ کون کون سے دیوبندی حق پر ہیں اور کون غلطی پر اور مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے علامہ تفتازانیؒ نے یزید کو کافر لکھا ہے اگر یزید کافر نہیں لعنتی نہیں تو علامہ تفتازانی کیبارے تمہارا کیا حکم ہے؟ حدیث صحیح ہے جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے اگر وہ شخص قابل لعنت ہے تو لعنت اس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر رجوع کرتی ہے۔

(فتاوی رشیدیہ ص 191 تا 192) مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر 2 اردو بازار کراچی از مولانا رشید احمد گنگوہی)

اب تمام علماء دیوبند اور وہابی لوگ یہ بتائیں فتاوی رشیدیہ میں جو صحیح حدیث رشید احمد گنگوہی نے لکھی ہے یزید لعنتی ہے یا مولوی دیوبندی وہابی لعنتی ہیں جن دیوبندیوں وہابیوں نے یزید پر لعنت بھیجی ہے اور لعنت بھیجنا جائز لکھی ہے۔مزید امام پاک اور یزید پلید از علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ اور امام حسین و یزید از قبلہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب پڑھیں۔

☆یارسول اللہ کہنا علماء دیوبند اور اہل حدیث کے نزدیک:

پیشوائے علمائے دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ کلیات امدادیہ گلزار معرفت مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی ص205 پر غزل میں کلمہ مبارک ،،یارسول،، 14 بار ردیف بنا کر اپنے ایمان وعقیدت اور سرکار سے والہانہ محبت کا اظہار فرمایا ہے دوسری غزل میں الفاظ شریف ،،یارسول اللہ،، 24 بار عشق رسول کریم ﷺ میں ڈوب کر عرض کیا ہے اسی طرح ص91 پر ،،یانبی،، اور سرکار مدینہ کو لفظ ،،نور،، سے ندا کی ہے اور عرضیں کی ہیں جلاء الافہام عربی ص88 پر علماء دیوبند اور وہابیہ کے مستند امام مولوی ابن قیم الجوزیہ متوفی 751ھ آیت ''لاتجعلو دعا الرسول'' (نور631) کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے حضور کے غلاموں کو حکم دیا ہے وہ آپس میں جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں ایسے نہ پکاریں بلکہ، آپکو ''یارسول اللہ'' سے پکاریں اور بتقاضائے ادب یا محمد بھی نہ پکارا جائے ﷺ۔

☆یارسول اللہ المدد کہنا یعنی غیر اللہ سے مدد اور ندا کرنا۔

موجودہ دور کے منکرین کو یا تو اپنے اکابرین کے اقوال کا پتا ہی نہیں ، یہ اپنے اسلاف کی تعلیمات سے ناواقف ہیں ، یا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں یہاں تک حد سے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اپنے اکابر کے ارشادات ونظریات کو کچھ بھی وقعت نہیں دیتے ۔اگر پہلی بات ہے یعنی اپنے اکابر کے ارشادات کا علم ہی نہیں تو ان تمام عقائد ونظریات جو لکھے گئے ہیں کو پڑھ کر توجہ کریں تو خود بھی گمراہی سے بچ جائیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی گمراہی میں نہ دھکیلیں۔

اگر دوسری بات ہے تو خیر خواہی کے طور پر مودبانہ اپیل ہے کہ وہ اپنی قبریں گندی نہ کریں۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کا انجام بڑا ہی بھیانک ہے۔نانوتوی بانی دارالعلوم

دیوبند فرماتے ہیں:

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام　　کرے گا یا نبی اللہ مجھ پہ کیا پکار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا　　نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی ص ۶، اشہاب الثاقب ص ۲۲۷)

☆اشرف تھانوی عرض کرتے ہیں کہ:

"یاشفیع العباد خذ بیدی　　انت فی الاضطرار معتمدی"

ترجمہ از نشر الطیب: دستگیری کیجئے میرے نبی کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی

(نشر الطیب ص ۱۹۴)

یا رسول الالہ بابٹ لی من غمام الغموم ملتحدی میں ہوں بس اور آپ کا در یارسول ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

(نشر الطیب ص ۱۹۴)

اغثنی یاسول الله انی لمغبون وقنطنی العظام اے خدا کے رسول! آپ میری فریاد رسی فرمائیے کیونکہ میں نقصان رسیدہ ہوں اور بڑے بڑے درباروں سے مایوس ہو کر واپس ہوا ہوں اسی طرح کے کافی اشعار رسالے کے اول میں مرقوم ہیں تو اب کیا فرماتے ہیں مخالفین ومنکرین اپنے اکابرین ،قاسم نانوتوی اشرف تھانوی اور حاجی امداد اللہ صاحب کے بارے میں جو کہ حضور ﷺ کو ''یا'' کہہ کر پکار بھی رہے ہیں اور مدد بھی طلب کر رہے ہیں مشرک ہوئے یا نہیں ۔اگر ہوئے ،اور آپ کے عقیدے کے مطابق ضرور ہوئے، تو آپ لوگ ان مشرکوں کو مسلمان مان کر خود مشرک ہوئے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

مزید ،،یارسول اللہ،، کے بارے معلومات کیلئے کتاب ندائے یارسول اللہ ﷺ مولف قبلہ مفتی فیض احمد اویسی دامت برکاتہ جو ۳۲۰ صفحات پر مشتمل کا مطالعہ فرمائیں اور یا

رسول اللہ ﷺ کہنے کا جواز مولف علامہ سراج احمد سعیدی رضوی جو کہ 48 صفحات کا رسالہ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور ملاحظہ فرمائیں۔ وہابیوں دیوبندیوں کو عاشق رسول بنائیں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ یارسول اللہ کہنے والے اور مدد مانگنے والے علماء دیوبند بھی کافر ہیں یا آپ کی شریعت میں صرف سنی بریلوی کافر ہیں کچھ تو بولو

☆ نقشبندی، چشتی، قادری، سہروردی کہلوانا:

تقویۃ الایمان ص 97 پر نقشبندی، چشتی، قادری، سہروردی، کہلانے والے کو یہودی لکھا ہے۔ ،،المھند علی المفند،، یہ کتاب تمام علمائے دیوبند کے عقائد کی ہے جو مولوی خلیل احمد سہارنپوری مولف ہیں مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور ص 27 پر ہے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔ حمد وصلوٰۃ والسلام کے بعد اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں چاہئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمداللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم نعمان بن ثابتؓ کے اور اصول اور اعتقدیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدیؒ کے اور طریق ہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ اور طریقہ مشائخ چشت اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہؒ کے ساتھ۔ مولوی جعفر نقشبندی خلیفہ مجاز حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی نے تسہیل صرف بہائی ناشر دارلمطالعہ حاصلپور وغیرہ اور اکثر علماء دیوبند قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی لکھتے لکھاتے ہیں اور کہلاتے ہیں

اب دریافت طلب یہ ہے کہ،، تقویۃ الایمان،، میں لکھا ہے کہ قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی کہلانیوالے یہودی ہیں اور یہودی کافر ہیں تو تقویۃ الایمان والا مولوی یہودی کافر ہے یا باقی علماء دیوبند جو، قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی، لکھنے اور کہلانے والے بیان کرو تو ثواب کماؤ۔

نوٹ: عقائدِ اہل سنت کو شرک و بدعت سے تعبیر کرنے والے دیوبندی اور اہل حدیث اپنے ہی اخبارات، ضرب مومن، الہلال، جہاد ٹائمز، امت، اور دیگر اخبارات جنگ کے تراشے اور تصاویر کے ثبوت سے خود بدعتی اور مشرک ہوگئے وہ ثبوت جسے جھوٹ بھی جھٹلا نہ سکے۔ رسالہ کا نام،، کڑوا سچ،، تالیف مولانا محمد شہزاد قادری صاحب مکتبہ غوثیہ ہول سیل محلہ فرقان آباد پرانی سبزی منڈی کراچی 5 فون 4910584-4926110

☆ میلاد شریف کرنے والے:

فتاویٰ رشیدیہ جلد اصفحہ 76 پر میلاد شریف کرنے والے شیطان ہیں اسی طرح براہین قاطعہ ص 149 پر ہے میلاد منانے والے کافروں سے بھی برے ہیں اگر ایسے ہے تو تمام دیوبندیوں وہابیوں سے فتوی پوچھنا ہے کہ سلسلہ جاری رہا ملک پیر بخش صاحب گھلو علاقہ بہاولپور گھلواں کے ایک زمیندار شاہ کے مرید ہیں ۱۲ ربیع الاول بتقریب میلاد النبی ﷺ جلسہ کا پروگرام بنایا شاہ جی جب وہ تشریف لے گئے موقعہ پا کر وہاں کی بزرگ اور قابل احترام شخصیت حافظ کریم بخش مرحوم کی وساطت سے اس تاریخ کو آئندہ کے لیے ریزرو کرالیا گیا چنانچہ جب بھی اس موقعہ پر شاہ جی جیل سے باہر اور تندرست ہوتے دہلی لاہور جالندھر اور بمبئی جیسے مقامات کی دعوتوں کو ٹھکرا کر اور جماعتی پروگرام کو پس پشت ڈال کر ریلوے اسٹیشن سے پندرہ بیس میل کا کٹھن سفر کبھی گھوڑے اور کبھی اونٹ پر طے کر کے وہاں پہنچتے اور سالہا سال تک یہی سلسلہ جاری رہا۔

(بخاری کی باتیں ص 160 امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ دیوبندی تالیف سید امین گیلانی ادارہ تالیفات ختم النبوۃ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون 042-7232926

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے

(امداد المشتاق تالیف حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی تذکرہ حضرت الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی)

کتاب، آبِ حیات ص 9 پر از قاسم نانوتوی صاحب نے جو القابات حاجی صاحب کو دئے ہیں ایسے ہیں کہ دیوبندی عالم پڑھ کر حاجی صاحب کی شان کو ماننے پر مجبور ہو جائیگا۔

☆محفل میلاد غیر مقلدین وہابیوں کے عقیدہ میں شرک ہے:

محفل میلاد شریف (معاذ اللہ) گندی بدعت بلکہ شرک ہے، اگر چہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے ذکر کے سوا کچھ اور نہ ہو۔

ملاحظہ ہو (اہل حدیث کا مذہب ص 31 تا 41 طبع اہل حدیث اکادمی لاہور از ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی)

اگر میلاد شریف کرنا شرک و بدعت ہے ملاحظہ فرمائیں۔ غیر مقلد عالم صدیق حسن خان بھوپالی کہتے ہیں جس کو حضرت کا میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو وہ مسلمان نہیں۔

ملاحظہ ہو (الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص 2)

غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب نے اس محفل کو جائز لکھا ہے۔

(ھدیۃ المھدی عربی ص ۱۸)

☆علامہ ابن تیمیہ وہابی اقتضاء الصراط المستقیم ص 204 پر لکھتا ہے:

حضور علیہ السلام کی محبت اور عظمت کیلئے محفل میلاد منانے والوں کو رب تعالیٰ ثواب دے گا

☆علامہ ابن جوزی المیلاد النبوی ص 58 پر لکھتا ہے:

اہل حرمین شریفین و عراق، شام، مصر، اور تمام بلاد عرب مشرق و مغرب والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کی محفل مناتے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عظیم کامیابی پائینگے

مولوی عبدالحی مفتی دیوبندی فتاوٰی عبدالحی ص ۲۸۳ پر لکھا ہے کہ جس زمانے میں بطرز مندوب محفل میلاد النبی کی جائے باعث ثواب ہے، اور یہ اعتقاد نہ رکھنا چاہئے کہ ربیع الاول میں میلاد شریف کیا جائے تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں، مفتی مظہر اللہ دیوبندی فتاوٰی مظہری ص ۴۳۵ پر لکھتا ہے میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارھویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں۔ انکو ناجائز کہنے کے لیے دلیل شرعی ہونی چاہئے مانعین کے پاس اسکی ممانعت کی کیا دلیل ہے یہ کہنا کہ صحابہ کرام بھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا مخالفت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کا نہ کرنا ناجائز نہیں کر سکتا علماء دیوبند اور اہل حدیث غیر مقلدین کے پیر و مرشد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی نے سر کی کپڑے والی ٹوپی بیچ کر چھولے منگوا کر میلاد منایا تو رات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی اور حضور اس میلاد منانے پر خوش ہو رہے تھے۔

(الدر الثمین شاہ ولی اللہ)

☆محفل میلاد النبی ﷺ اور قیام:

عید میلاد النبی ﷺ پر بھی ہر سال نئے نئے پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ میلاد مصطفےٰ ﷺ کو شرک و بدعت کہا جاتا ہے اگر میلاد منانا شرک و بدعت ہے تو ان حضرات علماء دیوبند پر بھی مشرک و بدعتی ہونے کا فتویٰ لگنا چاہئے۔ مولوی رشید احمد میلاد النبی ﷺ کے متعلق سوال کے جواب میں فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کی سیرت و حالات پر مسلمانوں کو مطلع کرنا اسلام کا اہم ترین فرض ہے اور ساری تعلیمات اسلامیہ کا خلاصہ یہی ہے اور اسی میں مسلمانوں کی بہبودی اور فلاح منحصر ہے۔ آنحضور ﷺ کی ولادت بڑے سرور اور فرحت کا باعث ہے اور یہ سرور کسی وقت اور محل کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر مسلمان کی رگ و پے میں سمایا ہوا ہے۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آنحضور ﷺ کی ولادت کی خبر ابولہب کو پہنچائی تو

اس نے خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا مرنے کے بعد لوگوں نے ابولہب کو خواب میں دیکھا اور اس سے حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ جب سے مرا ہوں عذاب میں گرفتار ہوں مگر دو شنبہ کی شب کو چونکہ میں نے میلادالنبی ﷺ کی خوشی کی تھی اس لیے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ جب ابولہب جیسے بدبخت کافر کے لیے میلادالنبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی، تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔

(احسن الفتاوی ج ۱ ص ۳۴۷)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری میلادالنبی ﷺ کے متعلق علماء دیوبند کا عقیدہ لکھتے ہیں، حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرہ سا بھی علاقہ ہے۔ ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز، نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔

(المہند ص ۵۸)

حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کثرت سے علماء اسی طرف گئے ہیں کہ تعظیما کھڑا ہونا جائز ہے جس کے جواز کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جب حضور ﷺ تشریف لاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو جاتی تھیں۔ اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو خود حضور ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے۔

(افاضات یومیہ ج ۱۰ ص ۶۱)

حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے

باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام حضور ﷺ کے کوئی شخص تعظیما قیام کرے، تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر اس سردار عالم و عالمیاں کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔

(امداد المشتاق از اشرف علی تھانوی ص ۸۸، شمائم امدادیہ ص ۶۸)

حاجی امداد اللہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں البتہ وقت قیام کے اعتقاد و تولد کا نہ کرنا چاہیئے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے، لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات بعید نہیں۔

(شمائم امدادیہ ص ۵۰)

یہی حاجی صاحب ایک اور مقام پر فرماتے ہیں رہا یہ اعتقاد کہ مجلس مولد میں حضور پرنور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں اعتقاد کو کفر و شرک کہنا، حد سے بڑھنا ہے۔ کیونکہ یہ امر ممکن ہے عقلا و نقلا۔ بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوا ہے۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۱۳)

حاجی صاحب میلاد شریف اور قیام کے متعلق اپنا عقیدہ لکھتے ہیں :۔ اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد شریف میں شریک ہوتا ہوں۔ بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۳)

مولانا عبدالحی لکھنوی میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں:

محفل میلاد شریف میں واقعات ولادت و معجزات بیان کرنا خواہ ہندوستان میں یا سندھ میں، ایران میں، یا طوران میں، خراسان میں یا ملتان میں۔ روم میں ہو یا شام میں، جائز ہے۔ میلاد شریف کے متعلق اہل اسلام میں کسی کو انکار نہیں۔

(خلاصۃ الفتاویٰ مجموعۃ الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۳۵)

مولانا رشید احمد صاحب قیام تعظیمی کے متعلق فرماتے ہیں:

سوال: کسی شخص کی تعظیم کو کھڑا ہو جانا اور پاؤں پکڑانا اور چومنا تعظیماً درست ہے یا نہیں؟

الجواب: تعظیم دین دار کو کھڑا ہونا درست ہے اور پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۹)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فرمایا کہ مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں۔ اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔ اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے۔

(شمائم امدادیہ ص ۴۷)

قارئین کرام! الحمد اللہ، ہم نے محض میلاد النبی ﷺ اور قیام کے متعلق مستند حوالہ جات دیئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوا کہ میلاد شریف منانا اور قیام کرنا ہرگز کفر و شرک نہیں۔ اگر میلاد شریف اور قیام واقعی کفر و شرک ہے تو ان اکابرینِ دیوبند کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ کہ وہ مشرک و کافر تھے کہ نہیں؟ فیصلہ آپ خود کر لیں۔

☆میلاد شریف کے بارے مزید کتاب:

میلاد النبی ﷺ از مناظر اسلام علامہ غلام مصطفیٰ نوری صاحب، اور عید میلاد النبی ﷺ از قبلہ علامہ افتخار احمد حبیبی قادری۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(مزید میلاد شریف کے ثبوت کیلئے ملاحظہ فرمائیں، عید میلاد النبی ﷺ از مولانا افتخار احمد قادری صاحب)

برکات میلاد از علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ کا اور برکات میلاد از قبلہ محمد منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ قبلہ محمد فیض احمد اویسی صاحب بہاولپور۔ میلاد النبی ﷺ از علامہ غلام مصطفیٰ نوری صاحب اور فتاویٰ رضویہ شریف وغیرہ۔

☆علی بخش، حسین بخش، عبد النبی نام رکھنا شرک:

بہشتی زیور اور فتاوی رشیدیہ میں ایسے نام رکھنا شرک قرار دیا گیا ہے اگر ایسے نام

رکھنا شرک ہیں تو ملاحظہ ہو۔ تذکرۃ الرشید میں گنگوہی کے نانا کا نام پیر بخش اور سوانح قاسمی میں نانوتوی کے دادا کا نام محمد بخش ہے فیصلہ قارئین پر ....

مزید استعانت (رسالہ ۱۰۲ از ساجد سعیدی) دیکھیں

☆نبی ولی کیلئے علم غیب ماننا:

اس مسئلہ پر بھی آج کل بڑا زور دیا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی نبی یا ولی کو اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم غیب ماننا بھی شرک ہے تو پھر ملاحظہ ہو، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں:

"لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں، دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے، اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت ﷺ کو حدیبیہ و حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے معاملات سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعوٰی کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے، کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے"۔

(امداد المشتاق صفحہ ۷۲ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

یہی تھانوی صاحب پھر ایک مقام پر فرماتے ہیں:

"جب حضور ﷺ جیسے علوم اولین و آخرین کے جاننے والے کیلئے فن باغبانی کے مسئلہ تابیر سے واقف ہونا لازم نہیں تو معلوم ہو گیا کہ یہ کوئی نقص نہیں"

(افاضات یومیہ جلد ۱۰، صفحہ ۲۱۷ مطبوعہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"اس طرح نصوص کے اندر بعض مغیبات کے متعلق یہ ثابت ہے کہ ان کا علم حضور ﷺ کو بھی ہے اور ایسے علم کی نسبت حضور ﷺ کی طرف جائز ہے"۔

(افاضات یومیہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۰)

☆ پھر ایک مقام پر یوں لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ کے علوم کا تمام عالم بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جس بڑے سے بڑے متبحر سے چاہو پوچھ کر دیکھ لو کہ تمہارے علوم حضور ﷺ کے سامنے کیسے ہیں۔ ہر شخص دل سے یہی کہے گا کہ ہیچ ہیں۔ یہاں سے حضور ﷺ کے علوم کا اندازہ ہو سکتا ہے''

(افاضات یومیہ جلد ۷ صفحہ ۲۰)

☆ مولانا قاسم نانوتوی کا فتویٰ:

بانی دارالعلوم دیوبند مولانا قاسم صاحب نانوتوی لکھتے ہیں ''یہ بات واضح ہے کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علوم رسول ﷺ میں مجتمع ہیں''

(تحذیر الناس صفحہ ۶ مطبوعہ دار اشاعت کراچی)

☆ المہند میں عقائد علماء دیوبند کی توضیح میں لکھتے ہیں:

''ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ جن کو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے۔ کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ نہ نبی و رسول اور بے شک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے''

(المہند صفحہ 171 عقیدہ 15 مطبوعہ مکتبہ مدینہ لاہور)

نوٹ: اس کتاب (المہند) پر تقریباً ۵۰ سے زائد قدیم وجدید علمائے دیوبند کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔

☆ مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ علم غیب کے متعلق فرماتے ہیں:

''لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر

کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے''

(شمائم امدادیہ صفحہ 61 مطبوعہ مدنی کتب خانہ ملتان)

☆ مولانا حسین احمد مدنی، الشہاب الثاقب میں لکھتے ہیں:

''علوم اولین و آخرین سے آپ ﷺ مالا مال فرمائے گئے ہیں۔ کوئی بشر کوئی ملک کوئی مخلوق آپ ﷺ کے ہم پلہ علوم اور دیگر کمالات میں نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ آپ سے افضل ہو''

(الشہاب الثاقب، ۲۴۶ مطبوعہ مکتبہ مدینہ لاہور)

☆ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں ہے کہ:

''بعض مغیبات کا علم آپ ﷺ کو باعلام حق تعالیٰ ہونا مسلم و متفق علیہ ہے''

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ سوال نمبر ۶۹۳)

☆ مولانا اسمٰعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

''ارواح اور ملائکہ اور ان کے مقامات کے کشف اور زمین و آسمان جنت و دوزخ کی سیر اور لوح محفوظ پر مطلع ہونے کیلئے دورہ کا شغل کرے''

(صراط مستقیم فارسی صفحہ ۱۷۷ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)

☆ مولانا ذوالفقار علی صاحب شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں:

''اور منجملہ آپ کے علوم و معلومات کے علم لوح و قلم ہے''

(عطر الوردہ فی الشرح البردہ ص ۱۰۳)

مولانا محمد قاسم نانوتوی ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''خداوند کریم نے اپنے سب کمالوں سے حصہ کامل آپ کو عنایت فرمایا تھا منجملہ اور کمالات کے علم جو اول درجہ کا کمال ہے، اپنے ہی علم میں سے آپ کو مرحمت کیا، چنانچہ (وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی) اس دعوے کیلئے دلیل کامل

ہے،اس صورت میں آپ ﷺ کا علم وہ خدا ہی کا علم ہوا،اور آپ کا کہا وہ خدا ہی کا کہا نکلا،،

(فیوض قاسمی صفحہ۴۲)

☆مولانا شبیر احمد عثمانی آیت (وما ھو علی الغیب بضنین) کے تحت تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں:

''یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے، ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے، اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات سے احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت و بطلان سے یا جنت ودوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے، اور ان چیزوں کے بتلانے میں ذرا بخل نہیں کرتا''۔

(تفسیر عثمانی ص780، حاشیہ نمبر7 مطبوعہ سعودیہ)

☆مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''پس وہ اپنے خاص غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس کے جس کو پسند کرے اور وہ رسول ہوتا ہے، خواہ وہ جنس ملائکہ سے ہو اور خواہ جنس بشر سے۔ جیسے حضرت محمد ﷺ پھر اس پر اپنے خاص مغیبات سے بعض غیوب ان پر اظہار فرماتا ہے'' (ترجمہ فارسی عبارت)۔

(تفسیر عزیزی جلد آخر صفحہ 214 مطبوعہ بمبئی ہندوستان)

سوال: کیا علم غیب کی تقسیم ذاتی وعطائی میں کرنا اکابرین کے ہاں بھی مسلم تھا؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ اکابرین علماء دیوبند کے نزدیک بھی علم غیب کی تقسیم کرنا ذاتی وعطائی میں معتبر رہا ہے، اور خود بھی یہ تقسیم کرتے رہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو، مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''ایک شخص نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ایک شخص حضور ﷺ کے علم غیب کا قائل ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ میں نے کہا کہ جو شخص علم بلا واسطہ کا قائل ہے، وہ کافر ہے، اور جو علم بواسطہ

کا قائل ہو یعنی خدا کی عطاء کے واسطہ کا، وہ کافر نہیں، اگرچہ وہ علم محیط ہی کا قائل ہو''۔

(افاضات یومیہ جلد8 صفحہ 76 مطبوعہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

☆یہی تھانوی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''علم غیب جو بلا واسطہ ہو، وہ تو خاص ہے حق تعالیٰ کیساتھ اور جو بواسطہ ہو، وہ مخلوق کیلئے ہوسکتا ہے''۔

(حفظ الایمان مع بسط البنان ص21 مطبوعہ شرف الرشید شاہ کوٹ)

☆حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں:

عم غیب وہ ہے جو مقتضاء ذات کا ہے۔ اور جو باعلام خداوندی ہے، وہ ذاتی نہیں بالسبب ہے۔ وہ مخلوق کے حق میں ہے ممکن بلکہ واقع ہے۔ اور امر ممکن کا اعتقاد شرک وکفر کیونکر ہوسکتا ہے۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص13 کلیات امدادیہ ص80 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

قارئین کرام! ہم نے اکابرین علماء دیوبند کی معتبر و مستند کتابوں کے حوالے سے اس بات کو ثابت کردیا ہے کہ حضور ﷺ کیلئے اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم غیب ماننے والے ہرگز کافر ومشرک نہیں۔ اگر حضور ﷺ کیلئے عطائی عم غیب ماننے والا بھی مشرک وکافر ہے، جیسا کہ آج کل جاہل طبقہ کہتا ہے، تو پھر ان پیشوا اکابرین کے بارے میں کیا خیال ہے، جو حضور ﷺ کیلئے علم عطائی کے قائل تھے، وہ مشرک ہوئے یا نہیں؟

معلوم ہوا کہ ہم اہلسنت والے جو حضور ﷺ کیلئے اللہ کا عطا کیا علم غیب مانتے ہیں۔ یہ عقیدہ عین قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ اور اکابرین دیوبند بھی اس کے قائل رہے ہیں اور اب انکار کرنیوالا گویا اپنے اکابرین کے اقوال سے بے خبر اور قرآن حدیث سے جاہل ہے۔

علم غیب کیلئے مزید معلومات اثبات علمِ غیب دو جلد از حضرت علامہ غلام فرید ہزاروی صاحب دامت برکاتہ ملاحظہ فرمائیں اور فتاوٰی رضویہ وغیرہ۔

☆حضور ﷺ کو حاضر ناظر جاننا:

اس مسئلہ پر تو ہر جگہ نزاع رہتا ہے کہ حضور ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا شرک و بے دینی ہے۔ حالانکہ کوئی بھی کلمہ گو مسلمان حضور ﷺ کو انہ یہ صفت الوہیت کے ساتھ ہر جگہ موجود نہیں مانتا۔ بلکہ حاضر و ناظر کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ ہر جگہ موجود اور جلوہ گر ہیں، اور ہر چیز کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ اگر یہ عقیدہ رکھنے والا اور اس طرح حضور ﷺ کو حاضر و ناظر ماننے والا مشرک ہے، تو پھر ملاحظہ ہو مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیو بند لکھتے ہیں:

"النبی اولی با لمومنین من انفسھم کو بعد لحاظ صلہ من انفسھم کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہے"۔

(تحذیر الناس ص14 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

☆علامہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وباشد شما بر شما گواہ، زیرا کہ او مطلع است بہ نور نبوت بہ رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ، و حقیقت ایمان او چیست؟ و حجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است؟ پس او رامی شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا، و اعمال نیک و بد شمارا، و اخلاص و نفاق شمارا، ولہذا شہادت او در دنیا بحکم شرح در حق امت مقبول و واجب العمل است"

ترجمہ: اور یہ رسول تم پر گواہ ہوں گے اس لئے کہ حضور ﷺ اپنے نور نبوت سے ہر دیندار کے دین کو جانتے ہیں کہ دین کے کس درجہ میں ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے، اور

کون سا حجاب اس کی ترقی میں مانع ہے۔ پس حضور ﷺ تمہارے گناہوں کو تمہارے ایمانی درجات کو اور تمہارے نیک و بد اعمال کو اور تمہارے اخلاص و نفاق کو جانتے ہیں۔ لہذا ان کی گواہی دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں قبول اور واجب العمل ہے۔

(تفسیر عزیزی جلد اول صفحہ 636 مطبوعہ بمبئی ہندوستان)

☆مولانا شبیر احمد عثمانی آیت النبی اولی بالمومنین من انفسھم کے تحت اپنی تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں:

"مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو اک شعاع ہے، اس نور اعظم کی جو آفتاب نبوت سے پھیلتا ہے۔ آفتاب نبوت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوے۔ بنابریں مومن (من حیث ھو مومن) اگر اپنی حقیقت سمجھنے کیلئے حرکت فکری شروع کرے تو اپنی ایمانی ہستی سے پیشتر اس کو پیغمبر علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنی پڑے گی اس اعتبار سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ نبی کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے"۔

(تفسیر عثمانی ص556 زحاشیہ نمبر 6 مطبوعہ سعودیہ)

☆علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

"ان الصفا ممتلی بروحہ علیہ الصلوۃ والسلام وھی تتموج فیہ تموجا الریح العاصفۃ"۔

ترجمہ: بیشک تمام فضاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح پاک سے بھری ہوئی ہے، اور روح مبارک اس میں تیز ہوا کی مانند موجیں مار رہی ہے۔

(فیوض الحرمین ص28)

☆مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہیے کہ شیخ کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود

نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہوگا، خواہ قریب ہو یا بعید تو گو شیخ کے جسم سے دور ہے۔ لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں۔ جب اس مضمون کو پختگی سے جانے رہیگا اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھئے گا، تو ربط قلب پیدا ہوگا اور ہر دم استفادہ ہوتا رہیگا۔

(امداد السلوک ص 64 مطبوعہ مکتبہ مدینہ لاہور)

لگے ہاتھوں گنگوہی صاحب کی ایک اور بات مولانا اشرف علی تھانوی کے قلم سے ملاحظہ فرماتے چلیں:

ایک دفعہ حضرت گنگوہی جوش میں تھے اور تصور شیخ کا مسئلہ درپیش تھا۔ فرمایا کہہ دو ،عرض کیا گیا فرمایئے، پھر فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا فرمایئے تو فرمایا کہ تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا ہے اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔ پھر اور جوش آیا فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا حضرت ضرور فرمایئے! فرمایا کہ اتنے سال حضرت ﷺ میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات آپ سے پوچھے بغیر نہیں کی۔ یہ کہہ کر اور جوش ہوا۔ فرمایا اور کہہ دوں عرض کیا گیا کہ فرمایئے مگر خاموش ہو گئے لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ بس رہنے دو۔ اگلے روز بہت سے اصراروں کے بعد فرمایا کہ بھائی پھر احسان کا مرتبہ رہا۔

(ارواح ثلثہ۔ یعنی حکایت اولیاء صفحہ 265)

☆ **مولانا اشرف علی تھانوی ایک مجذوب کا واقعہ لکھتے ہیں:**

محمد الحضرمی مجذوب.........ابدال میں سے تھے، آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھایا اور کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔

(جمال الاولیاء صفحہ 188)

☆ **تھانوی صاحب کے پردادا کا قتل کے بعد گھر آنا:**

تھانوی صاحب خود لکھتے ہیں ''پردادا صاحب کی شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا شب

کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف لائے اور گھر والوں کو مٹھائی لا کے دی۔ اور فرمایا کہ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرو گے۔ تو ہم اسی طرح روز آیا کریں گے، لیکن انکے گھر والوں کو اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں۔ اس لئے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے''۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔

(اشرف السوانح جلد نمبر 1 صفحہ 15 مطبوعہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

قارئین کرام! ہم نے حوالہ جات کثیرہ سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ حضور ﷺ کو حاضر و ناضر ماننا کفر و شرک نہیں، ہم اہل سنت و جماعت والے حضور ﷺ کے جسم بشری کے ساتھ ہر جگہ موجود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے، ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس طرح آسمان کا سورج اپنے جسم کے ساتھ آسماں پر موجود ہے۔ لیکن اپنی روشنی اور نورانیت کے ساتھ روئے زمین پر موجود ہے، اسی طرح نبوت کے آفتاب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے جسم اطہر جسم بشری کے ساتھ گنبد خضراء میں جلوہ گر ہیں۔ لیکن اپنی روحانیت اور علمیت کے ساتھ ہر جگہ جلوہ گر ہیں۔ اگر یہ عقیدہ رکھنا کفر و شرک اور گمراہی ہے۔ تو ان اکابرین دیوبند کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ مشرک ہوئے کہ نہیں؟ اگر پیشوایان دیوبند یہی عقیدہ رکھیں تو ان کی توحید میں کچھ فرق نہیں آتا اور اگر ہم نے بعینہ وہی عقیدہ اپنایا تو مشرک ہوئے۔ یہ کیسا انصاف ہے؟

دیوبندیوں،وھابیوں کی گستاخیاں

دیوبندیوں، وہابیوں کے اکابرین نے اللہ تعالی اور رسول اکرم نورِ مجسم ﷺ کی شان پاک میں گستاخانہ کفریہ عبارات لکھیں جن کی وجہ سے عرب وعجم کے کثیر علماء ومشائخ نے متفقہ طور پر ان پر کفر کا فتوہ لگایا، ،حسام الحرمین،، میں حرمین شریفین کے ۳۴ علماء وفضلاء کی مہری تصدیقات وتقاریظ موجود ہیں جو کہ انہوں نے اس تقریر کے فتویٰ پر تحریر فرمائیں یہاں تک کہ ناظم دیو بند مولوی مرتضےٰ حسن اور اس کیساتھیوں نے ،،اشد العذاب،، میں اپنے دیوبندیوں پر گستاخیوں کی وجہ سے فتویٰ کفر کی تصدیق کی ہے حضرت محدث کچھوچھوی قدس سرہ لکھتے ہیں: ،،اتنے اکابر مشائخ علماء نے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا کہ چودہ صدیوں میں کسی فرقے کے کسی مجرم فرد پر اتنی بڑی تعداد کا اتفاق تاریخ میں موجود نہیں،،

(انوار رضا ص ۲۶۸)

مکہ مکرمہ سے علامہ مولانا سید اسمٰعیل خلیل قدس سرہ، ان گستاخوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

"لَا شُبْهَةَ فِیْ کُفْرِهِمْ بِلَا مَجَالٍ، بَلْ لَا شُبْهَةَ فِیْمَنْ تَوَقَّفَ فِیْ کُفْرِهِمْ بِحَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ".

ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں،،

(حسام الحرمین: ص ۸۵)

☆فتویٰ فقہاء کرام رحمھم ورحمنا بھم:

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالی اور حضور اقدس ﷺ کی شان والا صفات میں گستاخی کرنے والے کافر و مرتد ہیں اور بے شک "مجمع انہار" اور "درمختار"

وغیرہ با معتمد کتابوں کے حق میں فرمایا:

"مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ کَفَرَ"

(شفاء ج۲ ص ۱۹۰ شرح فقہ اکبر ص ۳۹۳، شامی ج۲ ص ۳۱۷، حسام الحرمین ۲۶۶)

دیوبندیوں وہابیوں کی گستاخانہ کفریہ عبارات میں سے چند درج کی جاتی ہیں تا کہ مسلمان خود فیصلہ فرمائیں کہ حق پر سنی بریلوی ہیں، جو ان عبارتوں کو کافرانہ قرار دیتے ہیں یا دیوبندی وہابی جو ان عبارتوں کو اسلامی اور ان کے لکھنے والوں کو بزرگان دین مانتے ہیں۔

☆گستاخی 1----خدا جھوٹ پر قادر ہے:

"خدا تعالیٰ کذب (جھوٹ بولنے) پر قادر ہے" (العیاذ باللہ من ھذہ الخرافات)

(براہین قاطعہ ص: ۴، ۶۷، مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی و رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی)

☆گستاخی 2-----نبی چمار سے بھی زیادہ برے ہیں:

ہر مخلوق بڑا ہو (جیسے نبی، رسول، فرشتے) یا چھوٹا (جیسے ہم تم) وہ اللہ (جل جلالہ) کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے (زیادہ برا ہے)۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۲، چھاپہ دیوبند مصنفہ اسماعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

☆گستاخی 3------سب نبی علیھم (الصلوٰۃ والسلام) ذرہ ناچیز ہیں:

کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں سب اس کے روبرو ہیں اس انبیاء اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص: ۴۶، چھاپہ دیوبند مصنفہ اسماعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

☆گستاخی 4----جو نبی ﷺ کو شفیع مانے مشرک ہے:

جو کوئی کسی نبی ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ جل جلالہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع وجیہہ سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل ہے۔

(تقویۃ الایمان ص: ۲۵ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

☆ گستاخی 5------ نبی ﷺ کو کوئی اختیار حاصل نہیں:

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۴ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

☆ گستاخی 6------ سوا رب کے کسی کو نہ مانو:

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۵،۱۴ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

☆ گستاخی 7------ نبی بڑے ہم چھوٹے بھائی:

اولیاء انبیاء سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ جل جلالہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ہم کو ان فرمانبرداری کا حکم ہے۔ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں سی کی کرنی چاہیے۔

(تقویۃ الایمان ص ۵۰ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

☆ گستاخی 8---- نبی ﷺ کے علم سے شیطان کا علم زیادہ:

آپ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں شیطان کو ساری زمین کا علم ہے۔نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہے لیکن نبی کریم (ﷺ) کے علم کیلئے کوئی بھی ثبوت نہیں۔

(ملخص براہین قاطعہ ص ۵۱ چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی)

☆ گستاخی 9------ میلاد کرنے والا ہندوؤں سے زیادہ برے ہیں:

حضور (علیہ الصلوۃ والسلام) کا یوم میلاد منانا ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا دن منانے کی طرح ہے۔ ...... بلکہ یہ لوگ (میلاد منانے والے) اس قوم (ہنود) سے بڑھ کر ہوئے۔

(براہین قاطعہ ص ۱۴۸ چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل ورشید دیوبندی وہابی)

☆ گستاخی 10------ اردو میں نبی ﷺ دیوبند کے شاگرد ہیں:

ایک دیوبندی کو خواب آیا کہ نبی پاک (علیہ الصلوۃ والسلام) کو مدرسہ دیوبند سے

معاملہ ہونے یعنی دیوبند سے تعلق رکھنے کی برکت سے اردو زبان آگئی۔سبحان اللہ اس سے رتبہ دیوبند کا معلوم ہوا۔

(براہین قاطعہ ص ۲۶ چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل ومصدقہ رشید دیوبند وہابی)

☆ گستاخی 11------ امتی عمل میں نبیوں علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ بھی جاتے ہیں:

انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات (بہت وقتوں میں) بظاہر امتی مساوی (برابر) ہوجاتے ہیں بلکہ امتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔

(تحذیر الناس ص ۵ چھاپہ دیوبند مصنفہ قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی بانی دیوبند)

☆ گستاخی 12------ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو پاگلوں اور حیوانوں جیسا علم ہے:

(کل علم تو آپ کو نہیں) اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی کیا تخصیص ہے (اس میں آپ کی کون سی شان ہے) ایسا (آپ جیسا) علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی (بچے) ومجنوں (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (جانوروں، ڈنگروں) کو بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸ چھاپہ دیوبند مصنفہ اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

☆ گستاخی 13------ نماز میں رسالت مآب کا خیال بیل گدھے سے خیال سے برا ہے:

صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در گاؤ خر خود است۔

(صراط مستقیم ضیائی ص ۹۶)

(نماز میں) شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کو طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا اپنے بیل گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے (خیال کرنے) سے زیادہ برا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسوسے والی رکعت میں سے ہر ایک رکعت کے بدلے چار رکعت ادا کرے۔

(صراط مستقیم ص ۹۷ مطبوعہ دیوبند مصنف اسمٰعیل دیوبندی وہابی)

☆گستاخی 14------ نبی مر کر مٹی میں مل گیا:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھا کہ آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(تقویۃ الایمان ص: ۵۰ مطبوعہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

☆گستاخی 15------- کروڑوں نبی آسکتے ہیں:

اس شہنشاہ کی تو یہ شان .... کہ کروڑوں نبی محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۵ مطبوعہ دیوبند مصنف اسمٰعیل دیوبندی وہابی)

☆گستاخی 16-------- آخری نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنے والے سب عوام جاہل ہیں:

عوام (جاہلوں) کے خیال میں آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم (عقلمندوں) کے خیال میں آخر میں آنا کچھ فضیلت نہیں۔

(تحذیر الناس ص ۳ چھاپہ دیوبند مصنفہ قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی بانی مدرسہ دیوبند)

☆گستاخی 17------ آپ ﷺ کے زمانہ میں یا بعد میں کوئی نبی ہو تو پھر بھی آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئیگا:

اگر بالفرض آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے۔ (تحذیر الناس ص:۱۴ مصنف قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کچھ فرق نہ آئیگا۔

(تحذیر الناس ص ۲۵ مصنف قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی)

کیا ہم اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہابی، دیوبندی، مرزائی آپس میں ہیں بھائی بھائی ..؟

☆گستاخی 18----- حضور ﷺ کا مزار گرا دینے کے لائق ہے:

حضور (ﷺ) کا مزار گرا دینے کے لائق ہے، اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔

(بانی وہابی مذہب ابن عبدالوہاب نجدی، اوضح البراہین بحوالہ قرآن کے غلط تراجم کی نشاندہی)

☆گستاخی 19------ حضور (ﷺ) سے لاٹھی بہتر ہے:

میری لاٹھی محمد (ﷺ) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور محمد (ﷺ) مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔

(اوضح البراہین بحوالہ قرآن مجید کے غلط تراجم کی نشاندہی)

☆گستاخی 20---- نبی اور شیطان برابر ہیں:

ہر شخص خدا کا عبد ہے مومن بھی اور کافر بھی جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی۔

(ترجمان القرآن از مودودی، دیوبندی، نجدی، وہابی، آئینہ مودودی)

☆گستاخی 21------ انبیاء علیہم السلام کے فیصلے غلط ہوتے تھے:

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ کرام رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے۔

(ترجمان القرآن از مودودی نجدی وہابی، آئینہ مودودی)

☆گستاخی 22-------- نبی ان پڑھ چرواہا:

یہ قانون جو ریگستان عرب کے ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

(پردہ ص:۱۵۳ از مودودی وہابی)

☆حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان پڑھ، بادیہ نشین وغیرہ نعوذ باللہ لکھا:

(تفہیمات ج ۱ ص ۳۴۹، دینیات ص ۵۶)

نتیجہ: مرزا قادیانی نے صرف آخری نبی ﷺ کا انکار کیا تو جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر جو کہے کہ کروڑوں نبی آسکتے ہیں، وہ مٹی میں مل گئے جو مٹی میں مل گیا اس کا عہدہ نبوت ورسالت ختم جیسے صدر مرگیا صدارت ختم اور جو کہے عوام (جاہلوں) کا خیال ہے کہ وہ آخری نبی ہیں اہل فہم کا خیال نہیں بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بعد میں کوئی بھی نبی پیدا ہو پھر بھی آپ کی ختم نبوت وآخری نبی ہونے میں کچھ فرق نہ آئیگا اور جو کہے کہ تمام نبی کوئی شے نہیں، بتاؤ وہ کافر ہوا یا نہیں؟ پھر ایسے گستاخوں سے اتحاد کرنا حکم رحمٰن ہے یا حکم نفس وشیطان؟

☆ناظم دیوبند کا خود اپنوں پر فتویٰ کفر :

لکھتے ہیں جو مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ نے دیوبندیوں کو گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر کہا تمام علماء دیوبند فرماتے ہیں کہ خان صاحب بریلوی کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے بلکہ جو ایسے مرتدوں کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ یہ عقائد بیشک کفریہ عقائد ہیں۔

(اشد العذاب ص ۱۲، ۱۳ مصنف مرتضےٰ حسن ناظم دیوبند مصدقہ اشرف علی تھانوی وکفایت اللہ دیوبندی وہابی اشد العذاب)

☆کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر ہونا:

اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخیاں بکنے والے کافر ہیں اگرچہ وہ لاکھ بار کلمہ پڑھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(1)''اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِه وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِه وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا O اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا

(پ6، ع1، آیت151)

وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے بیچ کوئی راہ نکال لیں۔ یہی ہیں ٹھیک کافر۔ اور ہم نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ سے اس کے رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو جدا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا کہ پکے کافر ہیں۔

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو   واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ:

''اللہ کے سوا کسی کو نہ مان''

(2) یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

(پ10، ع16، آیت74)

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے۔

(کنزالایمان)

پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہنے والے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود کافر ہیں۔

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سربسر   ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

(۳) لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ O

(پ۱۰، ع۱۴، آیت ۶۶)

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(کنزالایمان)

بعض منافقین نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب شریف کا انکار کیا ،یوں بکواس کی ''وَمَا یَدْرِیْهِ بِالْغَیْبِ'' وہ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) غیب کیا جانیں ؟اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غیب کے منکروں کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہا۔

(تفسیر ابن جریر؛ ج ۱، ص ۵۰، تفسیر درمنثور ج ۳، ص ۲۴۵)

اس سے ظاہر ہوا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر ہے، جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں خواہ وہ لاکھ بار کلمہ پڑھے۔

(4) كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْآ اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ O

(پ 3، ع 17، آیت 86)

کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں اور اللہ جل جلالہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کرنے والا ایمان لانے اور کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی کافر ہوتا ہے۔

اف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب — بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا
کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا — جو کچھ کیا تم نے کیا بے خطا ہوں میں

یہ وہابی دیوبندی تبلیغی ایسے جاہل اور پاگل ہیں کہ خود آپس میں ہی ایک دوسرے کی تکذیب وتکفیر کر رہے ہیں یعنی یہ جاہل اپنے مولویوں کو بھی کافر لکھ رہے ہیں اور اس بات کا انہیں کوئی احساس نہیں کہ ان کی ان مختلف اور متضاد باتوں سے لوگوں میں دین سے محبت کی

بجائے دین سے دوری کا رجحان غالب ہو رہا ہے۔ اس خادم اہلسنت نے بطور نمونہ علمائے دیوبند کی چند عبارتیں اور فتوے پیش کیے ہیں تاکہ مصنف مزاج اور عدل پسند لوگ حقائق سے آگاہ ہو کر دین کے ان لٹیروں سے خود کو بچا لیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے اپنی پناہ میں رکھے۔ کفر اور شرک کی مشین کا منہ اپنے گھر کی طرف ''مودودی کافر ہے زندیق، دجال ہے''

☆مولوی احمد علی صاحب کا فتویٰ:

''ایسے شخص کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے''

(حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی ص ۱۱۵)

میری سمجھ میں ان تیس دجالوں میں ایک مودودی ہے ۹۷

☆مولانا شبیر احمد عثمانی ابوجہل ہے:

دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جوگندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیے، جس میں ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا...... الخ۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۲۱)

☆ابوالکلام آزاد کافر ہے:

ابوالکلام آزاد اپنی نفسانی خواہشات کا متبع ہے اور اسلام کے سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور اکابرین ملت کا سخت بے ادب ہے۔

(تمۃ البیان المشکلات القرآن ص ۳۴ مصنفہ مولوی انور شاہ کشمیری)

☆سرسید کافر ہے ملحد ہے:

سرسید بے ایمان، ملحد، جاہل، گمراہ ہے، خود گمراہ ہوا، لوگوں کو گمراہ کیا اور اگر اس کا کفر والحاد زیادہ نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ لوگ اس پر مکمل ایمان لے آتے، بس دیکھ کر اس ملحد بے وقوف کی بیوقوفی کہاں تک پہنچ گئی ہے۔

(تتمۃ البیان لمشکلات القرآن ص ۳۲)

☆شبلی نعمانی کافر ہے:

بے شک شبلی سرسید کے بارے میں ازحد خوش اعتقادی رکھتا ہے پس یہ تو مداہنۃ فی الدین ہے، ان دونوں کی روحیں عمل ومقصد میں یک جا ہیں اور ہم نے لوگوں کے سامنے شبلی کا یہ پول اس لیے ظاہر کیا ہے کہ دین اسلام میں کسی کافر کے کفر سے چشم پوشی کرنا ہرگز جائز نہیں۔

(تتمہ البیان المشکلات القرآن ص ۳۲)

سوال: کیا ہر دیوبندی وہابی کافر ہے؟

الجواب: وہ دیوبندی جنہوں نے توہین نبی (ﷺ) کی ہے جن کے متعلق علمائے حرمین، مصر، اور شام نے فتویٰ دیا کہ یہ کافر ہیں اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہ فتاویٰ (حسام الحرمین) کے نام سے زمانہ دراز سے چھپتا آیا ہے توہین نبی ﷺ کے کفر ہونے پر امت کا اتفاق ہے جو شخص دیوبندی علماء کی ان عبارات کو جان کر بھی ان کو کافر نہ کہے یا کفر میں توقف کرے، وہ کافر ہو جائے گا لہٰذا ایسے لوگوں پر کفر کا حکم دیا جاتا ہے۔ عام دیوبندی جو صرف میلاد، قیام، فاتحہ وغیرہ میں اہلسنت کی مخالفت کرتے ہیں اور ان عبارات کفریہ کا انہیں علم نہیں ان کو کافر نہیں کہیں گے وہ گمراہ ہیں۔ تمام دیوبندی علماء عام طور پر ان عبارات کو جانتے ہیں۔

(وقار الفتاویٰ ص ۲۸۳ تا ۲۸۴ ج ا از مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆علمائے دیوبند کے کفر کے بارے میں سوال:

وہابیہ دیابنہ کا کفر صریح تقریباً ایک صدی ظاہر و باہر ہے۔ اب تک انہیں اپنے کفریات سے توبہ کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ اور یہ ظالموں پر اللہ کی طرف سے مہلت کی مار ہے۔ طواغیت وہابیہ دیابنہ کی جن کفری عبارتوں پر علماء حرمین شریفین اور علماء ہند وسندھ نے کفر کا فتویٰ دیا۔ وہ عبارتیں مختصر کتر بیونت کے ساتھ آج بھی ان کی کتابوں میں چھپ رہی ہیں جس

کا واضح مطلب یہ ہے کہ آج کے دیوبندیوں وہابیوں نے ان کفری عبارتوں کو سند صحت دیدی ہے۔ لہٰذا علماء حرمین طیبین کا حکم آج بھی اسی طرح ہے جیسا روز اول (۱۳۲۴ھ) نافذ ہوا تھا کہ من شك فی عذابه وكفره كفر۔ یعنی ان کی بدعقیدگیوں پر مطلع ہونیکے بعد جو ان کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تفصیل کے لیے حسام الحرمین کا مطالعہ کیجئے۔

(فتاویٰ یورپ ص ۱۸۰ از مفتی عبدالواجد قادری مفتی اعظم ہالینڈ)

سوال: مولوی قاسم دیوبندی ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی اشرف علی تھانوی ومولوی محمود حسن دیوبندی کس مذہب کے لوگ ہیں؟ ان کے ساتھ کیسا خیال رکھنا چاہئے؟ ارشاد فرمایا جائے کہ ہم سنیوں کو تقویت حاصل ہو، بیّنوا توجروا۔

الجواب: یہ چاروں حضرات عناصر اربعۂ دیوبندیت ائمۃ الکفر "انهم الایمان لهم" (یہ وہ ہیں جن کے پاس ایمان نہیں، بکسر ہمزہ ہیں چہ جائے فتحہ۔ جواب دوم میں دیوبندیوں کی نسبت علمائے حرمین طیبین کا فتویٰ سن چکے کہ یہ سب بہ اجماع امت کافر مرتد ہیں جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، اور انہیں اکابر نے تقریظات حسام الحرمین شریف میں جا بجا نام بنام بھی ثلثہ سابقہ پر حکم کفر فرمائے، صفحہ ۴۲: غلام احمد قادیانی ورشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرفعلی وغیرہ اُن کے کفر میں شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں شبہہ نہیں حسام الحرم مین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۴۹) خلیل احمد واشرف علی کھلے کافر ہیں حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۶۵) رشید احمد واشرف علی وخلیل احمد کھلے کفر والے ہیں۔ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ اُن کے اقوال کے اُنکے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں اور وہ (انہیں اللہ رسوا کرے) رشید احمد واشرف علی وخلیل احمد ہیں جو کھلے کفر والے ہیں الخ حسام الحرمین بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف

ج ۲۹ ص ۲۴۲ تا ۲۴۴ مزید ص ۲۳۶ تا ۲۴۵ ملاحظہ فرمائیں۔

سنی بریلوی اور دیوبندی وہابی معلوم کرنے کا طریقہ اور قاعدہ ایک شخص بروئے حلف یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں وہابی نہیں اللہ کو ایک جانتا ہوں، رسول اللہ کو نبی برحق اور اولیائے عظام کو برابر جانتا ہوں، کرامت کا قائل ہوں، حنفی مذہب کا پابند ہوں، جو لوگ پھر بھی اعتبار نہ کریں تو کیا کیا جائے؟ قرآن اور اللہ پر یقین نہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر اس میں کوئی بات وہابیت کی نہ دیکھی، نہ کوئی قوی وجہ شبہہ کی ہے تو بلا شبہہ نہ کیا جائے بدگمانی حرام ہے اور اگر اس میں وہابیت پائی تو ثابت شدہ بات اس کی قسموں سے دفع نہ ہوجائے گی، وہابی اکثر ایسی قسمیں کھایا کرتے ہیں، قال اللہ تعالی یحلفون باللہ ما قالوا ولقدقالوا کلمتہ الکفر و کفر وابعد اسلامھم.

(القرآن الکریم، پارہ ۱۰ سورت توبہ آیت ۷۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نہ کہا، اور بیشک ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر بعد میں کافر ہوگئے۔

نہ ان کی قسموں کا اعتبار، قال اللہ تعالی انھم لاایمان لھم .

(پ ۱۰ سورت توبہ آیت ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اور اگر کسی وجہ سے شبہہ ہے تو صرف ان قسموں پر قناعت نہ کریں بلکہ اس سے دریافت کریں کہ تو اسماعیل دہلوی و نذیر حسین دہلوی و رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی و اشرف علی تھانوی اور ان کی کتابوں تقویۃ الایمان و معیار الحق و براہین قاطعہ و تحذیر الناس و حفظ الایمان و بہشتی زیور وغیرہا کو کیسا جانتا ہے، اگر صاف کہے کہ یہ لوگ بے دین گمراہ ہیں اور یہ کتابیں کفر و ضلالت سے بھری ہوئی ہیں تو ظاہر یہی ہے کہ وہابی نہیں ورنہ ضرور وہابی ہے، جھوٹوں کی قسم پر اعتبار نہ کرنا قرآن اور

اللہ پر اعتبار نہ کرنا نہیں، اذا جاءك المنفقون قالوا نشھد انك لرسول اللہ واللہ یعلم انك لرسولہ واللہ یشھد ان المنفقین لکذبون اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انھم ساء ما کانوا یعلمون.

(پ ۲۸ سورت المنافقون آیت ۱ تا ۲)

جب منافق تمھارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں، اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا تو اللہ کی راہ سے روکا، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔ سوال۔ وہابی کے پیچھے نماز اور وہابی کو عالم جاننا کیسا ہے؟ الجواب۔ وہابی کے پیچھے نماز ناجائز ہے اگرچہ استاد ہو بلکہ اسے استاد بنانا گناہ ہے از فتاوٰی رضویہ شریف ج ۶ ص ۶۳۳ اور ص ۳۶۸ پر ہے کہ سنی وہابی علماء کو یکساں جاننے والا کافر ہے۔ اور وہابیوں کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانا حرام حرام حرام ہے۔ فتاوٰی رضویہ شریف ج ۲۳ ص ۶۸۲، واحکام شریعت ۲۵۳۔ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور۔ کسی باطل فرقے کے عقائد پسند کرنا کفر ہے۔ مسئلہ۔ کہ زید معاذ اللہ کہے کہ میں عیسائی یا وہابی یا کافر ہو جاؤنگا۔ نام ایک فرقہ کا لیا، آیا وہ انہیں میں سے ہوگا یا نہیں یا یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہو جاؤں یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کو جی چاہتا ہے یہ قول کیسا ہے اگرچہ کسی کو چھیڑنے یا مذاق کی غرض سے کہے۔ الجواب۔ جس نے جس فرقہ کا نام لیا اس فرقہ کا ہوگیا مذاق سے کہے یا کسی دوسری وجہ سے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(احکام شریعت ص ۱۸۰ ضیاء القرآن لاہور و فتاوٰی رضویہ شریف ج ۱۴ ص ۵۸۳)

میرے پیارے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ بدمذھبوں کے بارے فرماتے ہیں کہ یہ جہنم کے کتے ہیں ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض

رد، ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام وکلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام، مثل نماز جنازہ کفر۔

قال اللہ تعالیٰ: واما ینسینک الشیطٰن فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین.

(پ۷ سورت الانعام آیت ۶۸)

اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور فرماتا ہے۔

ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار.

(پ۱۲ ھود ۱۱۳)

اور نہ میل جول کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں: فایاکم ایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم ۔صحیح مسلم ج۱ ص۱۰) ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں.

دوسری حدیث میں ہے: لاتجالسوھم ولاتؤاکلوھم ولاتشاربوھم واذا مرضوا لاتعودوھم واذاماتوا فلاتشھدوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم.

(کنزالعمال باب فضائل صحابہ حدیث ۳۲۴۶۸ ج۱۱ ص۴۲)

نہ ان کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ ان کے ساتھ پیو، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، مرجائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ، نہ ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ولاتصل علی احد منھم مات ابدا ولاتقم علی قبرہ.

(پ۱۰ توبہ ۸۴)

ان میں کبھی کسی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا۔ جو ان کے اقوال پر مطلع ہوکر ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح کافر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: ومن یتولھم منکم فنه منھم

(پ۶، المائدۃ ۵۱)

تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔ اور اس کا حشر انہیں کافروں کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم

(المعجم الکبیر للطبرانی ج۳ ص۱۹)

جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ پاک اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

اور فرماتے ہیں: من ھوی الکفرۃ فھو مع الکفرۃ.

(مجمع الزوائد ج۳ ص۱۹)

جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو ان کو عالم دین یا پیر وسنت سمجھے قطعاً کافر ومرتد ہے شفائے امام قاضی عیاض وذخیرۃ العقبیٰ وبحر الرائق ومجمع الانہر و فتاوی بزازیہ ودرمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے: من شك فی عذابہ وکفرہ فقد کفر

(درمختار باب المرتد ج۱ ص۳۵۶)

جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جب ان کو مسلمان سمجھنا درکنار ان کے کفر میں شک کرنا موجب کفر ہے تو معاذ اللہ انہیں عالم دین یا پیر وسنت سمجھنا کس قدر اخبث کفر ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ شریف ج۱۴ ص۲۰۲ تا ۲۰۴، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جو شخص کہے کہ سب فرقے حق پر ہیں اس کے بارے کیا حکم ہے؟

سوال: عمرو جو کہ روزہ نماز کا پابند ہو بزرگان دین کا فاتحہ قیام سلام کا بھی قائل ہو لیکن دیوبندی وہابی وغیرہ کے پیچھے نماز پڑھتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ سب فرقے حق پر ہیں کسی کو بھی برا نہیں کہنا چاہئے ہمارے دین نے کسی کو بھی برا کہنے کو نہیں کہا تو کیا عمرو حق پر ہے؟

الجواب: عمرو باطل پر ہے اس لیے کہ سرکار اقدس نے فرمایا: ستفرق امتی ثلثا و سبعین فرقة کلھم فی النار الا واحدة.

یعنی عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی ہوں گے۔

لھذا عمرو کا یہ کہنا کہ سب حق پر ہیں گمراہی ہے اور اگر دیوبندی عقائد کفریہ پر یقینی اطلاع پانے کے باوجود انہیں حق پر سمجھتا ہے اور مسلمان جان کر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو بمطابق فتاوی حسام الحرمین کافر ہے۔ نماز کا پابند ہونا، بزرگان دین کا فاتحہ دلانا اور قیام سلام وغیرہ کا قائل ہونا اسے کافر ہونے سے نہیں بچائے گا۔

اور عمرو نے جو یہ کہا کہ ہمارے دین نے کسی کو بھی برا کہنے کو نہیں کہا ہے تو وہابیوں کا خودساختہ دین ضرور برے کو برا کہنے سے روکتا ہے۔ لیکن مذہب اسلام کافر کو کافر کہنے اور سرکار ﷺ کے گستاخوں کو برا کہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے قل یایھا الکافرون میں کافروں کو کافر کہنے کا حکم دیا۔

(فتاویٰ فیض رسول حصہ اول ص ۴۸)

سوال: زید کہتا ہے کہ غنیة الطالبین اور تفسیرات احمدیہ میں ہے کہ ۷۲ بہتر فرقے جہنمی ہیں اور ان میں وہابی اہل حدیث دیوبندی قادیانی غیر مقلد وغیرہا کا ذکر نہیں ہے لھذا فرضی ہیں لھذا گمراہ نہیں تو اس کا کیا جواب ہے؟

الجواب: حضور ﷺ کا ارشاد حق ہے اور غنیة الطالبین اور تفسیرات احمدیہ میں جو ۷۲ گمراہ فرقوں کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ بھی صحیح ہے لیکن زید کا اس سے نتیجہ مذکور نکالنا گمراہی ہے حقیقت یہ ہے کہ زمانہ موجودہ کے تمام گمراہ فرقے قادیانی چکڑالوی، اور وہابی وغیرہ ہر ایک ان بہتر ۷۲ فرقوں میں سے کسی ایک کی شاخ ہیں اور ۷۲ اصل ہیں بلکہ قیامت تک جتنے گمراہ

فرقے پیدا ہوں گے سب کے سب انہی اصلوں کی شاخ اور فرع ہوں گے۔

(فتاویٰ فیض رسول ج ا ص ۹۴)

۷۳ فرقوں کے بارے مزید معلومات کے لیے تبیان القرآن تفسیر جلد اول ملاحظہ فرمائیں۔

☆ حاضر و ناظر اور غیب کا علم، غیر اللہ سے مدد وغیرہا:

علمائے دیوبند وہابی، سید احمد بریلوی (رائے بریلی کی طرف منسوب) کے ہاتھ پر ایک شرابی بیعت کرتا ہے سید صاحب نے کہا کہ ہمارے سامنے نہ پینا، وہ گھر جا کر پینے لگتا ہے تو سید صاحب سامنے، کوٹھڑی میں جا کر پینے لگا، تو پھر سامنے! آخر لاچار ہو کر پاخانہ میں شراب طلب کی تو وہاں بھی حضرت کو سامنے کھڑا دیکھا۔

(حیات سید احمد شہید از محمد جعفر تھانیسری۔ نفیس، اکیڈمی کراچی ۱۳۹)

سید صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی بصیرت عطا کی ہے کہ میں دیکھ سکتا ہوں کہ یہ بہشتی ہے یا دوزخی

(حیات سید احمد شہید از محمد جعفر ص ۱۷۴)

اور جب تک ہند کا شرک اور ایران کا رفض اور چین کا کفر اور افغانستان کا نفاق میرے ہاتھ سے محو ہو کر مردہ سنت زندہ نہ ہو جائے گی، اللہ رب العزت مجھ کو نہیں اٹھائیگا اگر قبل از ظہور ان واقعات کے کوئی شخص میری موت کی خبر تم کو دے اور تصدیق پر حلف بھی کرے کہ سید احمد میرے روبرو مارا گیا تو تم اس کے قول پر ہرگز اعتبار نہ کرنا، کیونکہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ واثق کیا ہے کہ ان چیزوں کو میرے ہاتھ پر پورا کر کے مارے گا۔

(حیات سید احمد شہید ۱۷۲ از محمد جعفر تھانیسری۔ دیوبندیوں وہابیوں کا پیرومرشد)

کرامات امدادیہ ص ۷ اشرف علی تھانوی دیوبندی شیخ محمد سے ناقل ہیں کہ ہم جہاز میں سوار ہو کر حج کو چلے ہمارا جہاز گردش طوفان میں آ گیا اور چار پانچ روز تک گردش میں رہا محافظان جہاز نے بہت تدبیریں کیں کوئی کارگر نہ ہوئی آخر کار جہاز ڈوبنے لگا، ناخدا

پکار کر کہا لوگو! اب اللہ سے دعا مانگو یہ دعا کا وقت ہے میں اسوقت مراقب ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا ایکحالت طاری ہوئی کہ اس جہاز کے ایک گوشے کو حافظ محمد ضامن صاحب اور دوسرے کو حاجی صاحب اپنے کندھے پر رکھے ہوئے اوپر کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اٹھا کر پانی کے اوپر سیدھا کر دیا اور جہاز بخوبی چلنے لگا تمام لوگ بہت خوش ہوئے اور جہاز کی سلامتی کا چرچا ہوا میں نے وہ وقتِ تاریخ، وہ دن، وہ مہینہ، کتاب پر لکھ لیا اور حج اور زیارت اور منازلِ سفر طے کر کے تھانہ میں آکر اس لکھے ہوئے کو دیکھا اور دریافت کیا اس وقت ایک طالب علم قدرت علی مرید حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر تھا اس نے بیان کیا کہ بیشک فلاں وقت میں حاضر تھا حاجی صاحب حجرے سے باہر تشریف لائے اور اپنی لنگی بھیگی ہوئی مجھ کو دی اور فرمایا اس کو کنوئیں کے پانی سے دھو کر صاف کر لاؤ اس لنگی کو جو سونگھا اس میں دریا شور کی بو اور چکنا پن معلوم ہوا اسکے بعد حضرت حافظ صاحب حجرے سے برآمد ہوئے اور اپنی لنگی دی اس میں بھی اثر دریا کا معلوم ہوتا تھا اب دوسری روایت ملاحظہ ہو۔ اشرف علی ایک معتبر ولایتی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں میرے ایک دوست جناب بقیۃ السلف حجۃ الخلف جناب حاجی امداداللہ سے بیعت تھے حج خانہ کعبہ کو تشریف لے جاتے تھے بمبئی سے آگبوٹ میں سوار ہوئے آگوبٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی اور قریب تھا کہ ٹکر کھا کر غرق ہو جائے یا دوبارہ ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے انہوں نے جب دیکھا کہ مرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض کیا کہ اس وقت سے زیادہ کونسا وقت امداد کا ہوگا اللہ تعالیٰ سمیع بصیر کارساز مطلق ہے اسی وقت ان کا آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی ادھر یہ قصہ پیش آیا ادھر اگلے روز مخدوم بہاں اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ نہایت درد کرتی ہے خادم نے کمر دباتے پیراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے پوچھا حضرت یہ

کیا بات ہے کمر کیوں چھلی؟ فرمایا کچھ نہیں، پھر پوچھا آپ خاموش رہے، تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے فرمایا آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا اس میں تمہارا ایک دینی اور سلسلے کا بھائی تھا اس کی گریہ وزاری نے مجھے بے چین کر دیا آگبوٹ کو کمر کا سہارا دیکر اوپر کو اٹھایا جب آگے چلا اور بندگان خدا کو نجات ملی اسی سے چھل گئی ہوگی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا اس کے بعد وہ شخص جب مکہ معظمہ پہنچا تمام قصہ آگبوٹ کے غرق ہو جانے اور اپنی التجا کرنے پھر اسی وقت اس بلا سے نجات ملنے کا حضرت سلمہ کی خدمت میں عرض کیا آپ سن کر چپ رہے مگر خادم نے اس شخص سے تمام کیفیت حضرت صاحب کی بیان کی اور اس نے تمام حضار جلسہ کے سامنے سب حال بیان کیا چنانچہ یہ قصہ تمام ولایت میں مشہور ہے اور وہ شخص بھی زندہ ہے اور نہایت صالح شخص ہے۔

(کرامات امدادیہ ص ۱۸)

حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو اکابر علمائے دیوبند کے پیرو مرشد ہیں فرماتے ہیں فقیر مرتا نہیں ہے۔ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہوگا جو زندگی ظاہری میں میری ذات سے ہوتا تھا (کیونکہ) میں نے (اپنے) حضرت کی قبر مقدس سے وہی فائدہ اٹھایا جو حالت حیات میں اٹھایا تھا۔

(امداد المشتاق ص ۱۱۳)

دوسری جگہ فرماتے ہیں، میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کا محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمائیے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا، وہ شخص بھی حاضر خدمت تھا۔ اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر

روز وظیفہ مقررہ پائیں قبر سے ملا کرتا ہے۔

(امداد المشتاق ص ۱۳)

اب علمائے دیوبند وہابیوں سے یہ پوچھنا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور سید احمد شہید اور حضرت قبلہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مریدین وغیرہا کے بارے کیا حکم ہے؟ اگر یہی باتیں یہی نظریہ اور عقائد سید الانبیاء رسول اللہ ﷺ کے بارے سنی عشق رسول ﷺ میں کہیں تو کفر وشرک کے فتوے لگ جاتے ہیں تم اور تمہارے مولوی اپنے مولویوں کی جو کچھ تعریفیں کرتے رہے ان پر کوئی فتویٰ نہیں؟ میرے خیال میں بات یہ ہے کہ یہ مولوی اپنے ہیں ان کے بارے کچھ نہیں کہنا اگرچہ کسی نبی کی گستاخیاں کریں یا اللہ پاک کی توہین کریں لعنت ہے ایسے ذہن پر اور عقل پر۔ وہابی اور علماء دیوبند کی چند کتب کا تعارف۔ تبلیغی نصاب اور فضائل اعمال از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی کا تعارف۔ ایک گمراہ کن عبارت۔ لیکن نماز کا معظم حصہ ذکر ہے، قرأت قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہوتی ہے...... ...... الخ۔

☆ دیوبندی مفتی خیر المدارس ملتان کا فتویٰ:

سوال: گذارش ہے کہ ہمارے علاقہ کے مولوی صاحب نے ایک تبلیغی سلسلہ شروع کیا ہے اس نے ایک بات درج کی ہے جس پر علاقہ میں جھگڑا طول پکڑے ہوئے ہے آپ درج ذیل عبارت پڑھ کر شرع حکم سے آگاہ فرمائیں۔ نماز کا معظمہ ذکر ہے قرات قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حاست میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری

ہوتی ہے.........الخ۔ گزارش ہے کہ آیا اس کلام میں قرآن کریم کی توہین تو لازم نہیں آتی اگر توہین ہے تو ایسا شخص مسلمان رہے گا یا نہیں؟ اس شخص کی امامت اور اس سے میل جول شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

السائل محمد صفدر علی صا:

الجواب: خط کشیدہ الفاظ موہم توہین ہیں اس کے قائل پر علانیہ توبہ ضروری ہے جب تک توبہ نہ کرے اسے مصلی پر کھڑا نہ کیا جائے مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

الجواب صحیح — مہر دار الافتاء — فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفی عنہ — جامعہ خیر المدارس ملتان — بندہ عبداللہ

فتوے کا عکس یہ ہے:

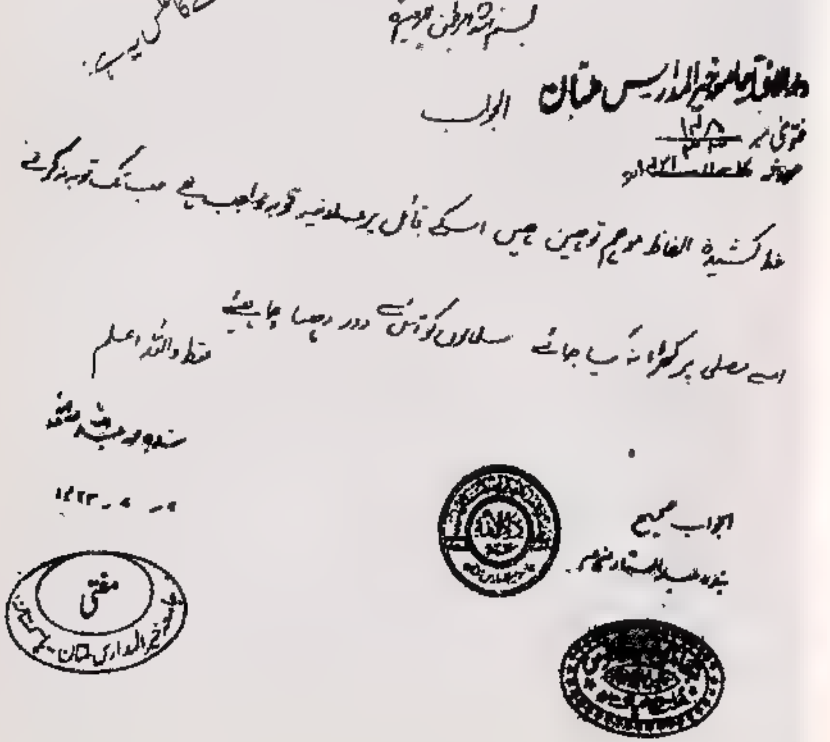
بسم اللہ الرحمن الرحیم
دار الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان
الجواب
خط کشیدہ الفاظ موہم توہین ہیں اسکے قائل پر علانیہ توبہ واجب ہے جب تک توبہ نہ کرے
اسے مصلی پر کھڑا نہ کیا جائے مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے
فقط واللہ اعلم
الجواب صحیح
مفتی

تبلیغی نصاب ص ۴۳۰ حصہ فضائل نماز ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆دھکتہ الایمان کا تعارف:

کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک وبدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے ،تقویۃ الایمان کا مصنف اسماعیل وہابی دیوبندی عالم متقی بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر پورا پورا عمل کرنے والے خلق کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جنکا ظاہر حال ایسا ہو، وہ ولی اللہ اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیاء لاالاالمتقون کوئی نہیں حق تعالیٰ کے اولیاء کے سوا متقیوں کے بموجب اس آیت مولوی اسماعیل ولی ہوئے اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فراق ناقہ ۔فقد وجبت لہ الجنۃ الحدیث کے وہ جنتی ہیں سو جو ایسا شخص ہو کہ ظاہر میں ہر روز تقویٰ کے ساتھ رہا اور حق تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا وہ قطعی جنتی ہے۔

(فتاوی رشیدیہ از مولوی رشید احمد گنگوہی مطبوعہ محمد علی کارخانہ کراچی ۱۹۲ تا ۱۹۳)

قرآن وحدیث سے مولوی اسماعیل کی شان ثابت ہوئی ولی اور متقی ہے قطعی جنتی ہے دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک اسکی ولایت وشہادت قران وحدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول اور فرمان مبارک کو علمائے دیوبند اور وہابی ضرور مانتے ہوں گے اسماعیل نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں حضور اکرم ﷺ کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور حضور کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے لہذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔

(صراط مستقیم ۸۶)

سوال: جب علماء دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کا قول معتبر ہوا تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس لیے کہ نماز میں حضور کا ذکر پاک ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے نماز میں قرآن پاک پڑھنا فرض ہے اس میں بھی حضور کی تعریف وتوصیف اور ذکر ہے خاص کر التحیات میں حضور پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے اسوقت تو ضرور آپ کا خیال آتا ہے تو دیوبندی مذہب میں ہر اس شخص کے نزدیک جو اسماعیل کو مانتا ہے نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا آیا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: واقعہ یونہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم ﷺ پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقیناً آپ کا خیال ضرور دل میں آئے گا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آئے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے لہذا التحیات پڑھتے وقت حضور ﷺ کا خیال آنا ضروری ہوا۔اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ اگر تعظیم کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو بقول مولوی اسماعیل دہلوی شرک کی طرف کھینچ گیا۔کہاں کی نماز اور اگر حقارت کیساتھ حضور کا خیال کیا تو یقیناً کفر ہوا۔پھر کیسی نماز۔کیوں کہ نبی کی حقارت کفر ہے اب اس کفر وشرک سے بچنے کے لیئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے مگر مصیبت یہ ہے کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے۔اور واجب کے قصداً ترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔لہذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہیں ہوگی خلاصہ یہ ہوا کہ اسماعیل دہلوی کے اس قول کی بنا پر نمازی التحیات پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اور نہیں پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔اسماعیل کے مذہب پر نماز تو کسی صورت میں ہوگی ہی نہیں البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر وشرک سے بچ جائے۔

فائدہ: کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہوسکتی وجہ یہ ہے کہ صراط مستقیم کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم ﷺ کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ حضور کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے اسی توہین کا وبال ہے کہ خواہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

رشید احمد گنگوہی کی شان اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ قطب الاقطاب رشید احمد گنگوہی نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری زبان غلط نہیں نکلوائے گا۔

(ارواح ثلاثہ ۲۷۶ از اشرف علی وہابی دیوبندی مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

گنگوہی نے لکھا ہے کہ تقویۃ الایمان کو اپنے پاس رکھنا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اسمیں کیا ہے کہ اتنی اس کی شانیں بیان ہو رہی ہیں، وہابی نے تقویۃ الایمان کو قرآن پاک سے بھی زیادہ مرتبہ دے دیا ہے کیونکہ ہر شخص قرآن رکھنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا انگریز، ہندو قادیانی کے پاس قرآن پاک ہے لیکن یہ مسمان نہیں اس کے برعکس تقویۃ الایمان اپنے پاس رکھنا عین اسلام ہے اور ہر شخص تقویۃ الایمان رکھنے والا مسلمان ہے۔

تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۲۱ مطبوعہ شمع بک ایجنسی لاہور پر ہے کہ جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔ صفحہ ۲۴ پر ہے کہ۔ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ یہ ہے تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل کا فرمان مبارک کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔ اسماعیل صاحب کے کلاموں کا حاصل یہ ہے کہ نہ انبیاء کو مانو نہ رسولوں کو مانو نہ فرشتوں کو نہ جنت کو نہ دوزخ کو تمام ایمانیات ہی سے منکر ہو بیٹھو پھر غضب یہ کہ پیغبروں پر افتراء کر دیا کہ جتنے پیغبر آئے وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔ اب قرآن وحدیث اٹھاتے ہیں کہ قرآن

وحدیث کیا فرماتے ہیں۔

اللہ پاک فرماتا ہے: یٰایها الذین اٰمنوا بالله ورسوله والکتٰب الذی نزل علیٰ رسوله والکتٰب الذی انزل من قبل ومن یکفر بالله وملٰئکته وکتبه ورسوله والیوم الاخر فقد ضل ضلٰلا بعیدا.

(پ ۵ سورت النساء آیت ۱۳۶)

ترجمہ: اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اسکے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔

اور پ ۳ سورت البقرۃ آیت ۲۸۵ میں اللہ پاک فرماتا ہے: اٰمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون کل اٰمن بالله وملٰئکته وکتبه ورسوله.

ترجمہ: ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اسکے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو۔

اور مشکوۃ شریف ص ۱۱ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: ان تؤمن بالله وملٰئکته وکتبه ورسوله والیوم الأخر وتؤمن بالقدر خیره وشره.

ترجمہ: یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کو مانے اس کے ملائکہ کو مانے اس کی کتابوں کو مانے اس کے اس کے رسولوں کو مانے روز آخر یعنی قیامت کو مانے اور برے بھلے کو تقدیر سے مانے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسولوں کو ماننا تو مومن ہونے کے لیے ضروری ہے جو نہ مانے وہ مومن نہیں لہذا اگر اسماعیل ابنیاء کو نہ مانے تو کافر اور مانے تو اپنی تحریر سے مشرک یہ وہ شرک ہے کہ جس سے اسماعیل بھی نہ بچا اور اس کے تمام معتقدین کا بھی یہی حال ہوا قرآن پاک کی آیات کو خلاف محل لکھنے کا یہی انجام ہونا چاہیئے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ کو اور رسولوں

کواور کتابوں کواور قیامت کو ماننے کا حکم دیا اور جونہ مانے اس کو انتہا کا گمراہ (کافر) فرمایا۔
مگر مولوی اسماعیل قرآن پاک کے خلاف کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو اور پھر یہ طوفان بکنا کہ ہر رسول یہی حکم لایا، وہابیوں میں کوئی ہے جو بتائے کہ کون رسول یہ حکم لائے جو شخص خدا اور رسول پر بہتان اٹھائے اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا پھر خود اس نے یہ کتاب تقویۃ الایمان کیوں تحریر کی اس کو کون مانیگا جب خدا کے سوا اور کا ماننا شرک ہے تو اسماعیل اور تقویۃ الایمان کا ماننا کب جائز یہ بھی تو شرک ہوگا جو لوگ مولوی اسماعیل اور تقویۃ الایمان کو مانتے ہیں اور ایمان کی درستی کے لیے اکسیر اعظم جانتے ہیں وہ سب تقویۃ الایمان کے اس حکم سے مشرک ہوئے۔

نوٹ: اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ اللہ پاک اور رسول کریم ﷺ کا فرمان مبارک مانیں قرآن وحدیث مانیں یا اسماعیل وہابی دیوبندی کی کتاب تقویۃ الایمان مانیں مزید۔ اطیب البیان رد تقوۃ الایمان از قبلہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رضی اللہ عنہ اور فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵ ص ۱۸۷ تا ۲۱۰ ملاحظہ فرمائیں۔ بعض وہابی دیوبندی کہتے ہیں کہ ہمارا مسلک صحیح ہے کیونکہ کعبہ شریف اور مدینہ شریف وہابی رہتے ہیں یہ غلط ہوتے تو اللہ پاک انہیں وہاں نہ رہنے دیتا اسکا جواب ۳۲ھ میں عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے زمانہ میں مرتد ابوطاہر قرمطی کے فتنہ کے سبب حج بند ہوگیا۔ اس نے خاص حج کے زمانہ میں مکہ معظہ پر غلبہ حاصل کیا مسجد حرام کے اندر ہزاروں حاجیوں کو قتل کر ڈالا اور مقدس پتھر حجر اسود پر اپنا گرز مار کر اس کو توڑ پھر اس کو اکھاڑ کر اپنے دارالسلطنت ہجر میں لے گیا۔ یہاں تک کہ بیس برس تک کعبہ معظہ سے حجر اسود جدا رہا۔ پھر عباسی خلیفہ مطیع کے زمانہ میں جب قرامطہ مغلوب ہوگئے تو حجر اسود پھر۔ ہجر سے لاکر کعبہ معظہ کی دیوار کے کونے میں بدستور جوڑا گیا ان ساری تفصیلات کو حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رضی اللہ عنہ لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ قال بن الربیع بن

سلیمان کنت بمکۃ الخ یعنی محمد بن ربیع بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں فتنۂ قرامطہ کے سال مکہ شریف میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان میں ایک آدمی کعبہ معظمہ کے پرنالے کو اکھاڑنے کے لیے اس کی چھت پر چڑھ گیا۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو مجھ صبر نہ ہوسکا میں نے کہا اے میرے پروردگار تو کیا حلیم ہے۔ اسی وقت وہ شخص سر کے بل زمین پر گر پڑا اور مر گیا اور ابوطاہر قرمطی مسجد حرام کے منبر پر چڑھ کر کہنے لگا "کہ خدا کی قسم، خدا کی قسم" میں مخلوق کو پیدا بھی کرتا ہوں اور ان کو فنا بھی کرتا ہوں۔

(حجۃ اعالمین جلد ثانی ص ۸۲۹)

اور خلیفہ مستعصم باللہ کے دور میں ۶۵۴ھ میں مدینہ طیبہ پر رافضیوں شیعوں کا قبضہ رہا اسی زمانہ میں مسجد نبوی میں ایسی بھیانک آگ لگ گئی کہ مسجد اور اس کے زیب وزینت کا سارا سامان جل کر راکھ ہوگیا۔ حضرت علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ آگ کے اس واقعہ کو لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں ان الاستعلاء علی المسجد والمدینۃ الخ یعنی اس زمانہ میں مسجد نبوی اور مدینہ شریف پر رافضیوں کا قبضہ تھا قاضی شہر اور مسجد نبوی کے امام وخطیب سب روافض تھے۔ یہاں تک کہ ابن فرحون کا بیان ہے کہ کوئی شخص مدینہ منورہ میں اہل سنت وجماعت کی کتابوں کو علانیہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔

(وفاء الوفاء جلد اول صفحہ ۴۲۹)

ان شواہد سے ظاہر ہوگیا کہ زمانہ موجودہ یا آئندہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر مرتدوں کا تسلط ہوسکتا ہے یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی کہ پہلے زمانہ میں اس مقدس سرزمین پر مرتدوں اور بدمذہبوں کا کئی کئی سال تک قبضہ وتسلط رہا پھر جب خدا تعالیٰ نے چاہا تو حرم کو ان کے قبضہ وتسلط سے پاک فرمایا۔

سوال: کیا وہابی اور دیوبندی میں فرق ہے یا دونوں فرقے ایک ہیں؟

الجواب: وہابی اور دیوبندی علماء کے عقائد ایک ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۷۹)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت وشرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی

(واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ: علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا کہ علمائے دیوبند وہابی ہیں اور نجدی کے ہم عقیدہ ہیں نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقائد ہیں البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا ہے اور دیوبندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہوا۔ عقائد میں دونوں ایک ہیں۔

مزید، رسالہ ''دیوبندی وہابی ہیں'' از قبلہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ کا مطالعہ کریں۔ اور دیوبندی مذہب از علامہ غلام مہر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فتاویٰ رضویہ جلد۱۴ اور جلد۱۵ ملاحظہ فرمائیں۔

چند اہم مسائل

وہابی دیوبندی، مرزائی، اور شیعہ میں کوئی ایک قربانی میں شریک ہو جائے تو سب کی قربانی ضائع ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہدایہ شریف ص ۴۴۹ مطبوعہ قرآن محل میں ہے وان کان شریك الستة نصرنیا اور جلا یرید اللحم ولم یجز عن واحد منهم.

اور اگر ۶ کا شریک کوئی نصرانی ہو یا ایسا شخص جو گوشت چاہتا ہے تو ان میں سے کسی کی طرف سے قربانی جائز نہیں ہوگی۔

مسئلہ: رافضی تبرائی، وہابی دیوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیانی، چکڑالوی، نیچری، ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں، اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔ ولا ذبیحة لمرتد.

(احکام شریعت ص ۱۴۴۔ فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۰ ص ۲۴۲ تا ۲۵۳)

مسئلہ: اعلیٰ حضرت نے کفار کی کل اقسام اور تعریفیں اور احکام لکھے ہیں فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ ص ۳۲۷ تا ۳۲۸)

احکام شریعت ص ۱۳۴ پر ہے کہ مرتد سے کسی کا نکاح نہیں ہوسکتا، مسلم، کافر، مرتد اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب، غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہوسکتا جس سے ہوگا محض زنا ہوگا، مرتد مرد ہو یا عورت۔ مزید فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۳۷۳ تا ۴۰۵، اور فتاویٰ مصطفویہ ص ۳۱۳ تا ۳۱۴، ۳۵۹، ۳۲۱ تا ۳۲۲۔ بلا شبہ غیر مقلدین گمراہ بددین اور بحکم فقہ کفار و مرتدین ہیں جس پر بوجوہ کثیرہ لزوم کفر ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے ان کے ساتھ کھانا پینا حرام ان سے نشست و برخاست یا کسی طرح کا تعلق پیدا کرنا یا اس کے کسی مجلس میں شریک ہونا حرام اور مرتد مرتدہ کا نکاح دنیا میں کسی سے نہیں اس سے جو قرابت ہوگی خالص زنا ہوگی اس سے جو اولاد پیدا ہوگی ولد الزنا ہوگی، درمختار، باب النسب ج ۵ ص ۲۴۶

پر ہے ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح اولادہ اولاد زنا۔ فتاوی بریلی شریف ص ۳۷۹، ۴۰۱ از قبلہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دام ظلہ علینا۔ وقار الفتاوی جلد سوم ۳۴ تا ۳۶، از مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

☆سنی لڑکی کا بدعقیدہ لڑکے سے نکاح کا حکم:

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک بالغہ باشعور لڑکی ہوں۔ میری عمر تقریبا بیس سال ہے۔ میرا مسلک، مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ ہے۔ جبکہ میرے والدین کا مسلک دیوبندی، جماعتی اور وہابی ہے۔ وہ مجھے کافر بھی کہہ چکے ہیں۔ میرے تمام رشتہ دار تقریبا وہابی، دیوبندی کے عقائد کے ماننے والے ہیں۔ مستقبل میں میرے والدین میری شادی انہی رشتہ داروں میں کریں گے، جبکہ میں کسی گستاخ رسول سے شادی کرنے کو بالکل تیار نہیں ہوں۔ (۱) دوران نکاح کیا میں نکاح قبول کروں یا رد کردوں؟ کیا بدعقیدہ لوگوں میں نکاح جائز ہے؟ (۲) کیا میں بالغ ہونے کے ناطے کسی سنی بریلوی لڑکے سے اپنے ایمان کی بقاء کے لیے اپنی مرضی سے شادی کرسکتی ہوں جبکہ میرا یہ عمل والدین کی ناراضگی کا سبب ہوگا۔ مہربانی جواب دیکر فرمائیں۔

سائلہ: عطر قادری۔

الجواب: دیوبندی، وہابی، قادیانی، شیعہ اور غیر مقلد گمراہ فرقے ہیں، ان سے تعلقات رکھنا اور سلام کرنا منع ہے۔ لہذا دیوبندی وہابی فرقے کے کسی شخص سے سنی کا نکاح جائز نہیں، اس لیے کہ دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں لکھی ہیں وہ آج بھی چھپ رہی ہیں۔ اور ہر مسلمان ان کتابوں میں وہ بے ادبیاں اور گستاخیاں پڑھ سکتا ہے۔ اور علمائے حرمین وغیرہ نے ان گستاخانہ عبارات کے پیش نظر انھیں دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے لہذا کسی مسلمان کا نکاح ایسے شخص سے نہیں ہوسکتا جو دائرہ اسلام سے

خارج ہے۔ آپ جب بالغہ ہیں تو آپ خود مختار ہیں۔ آپ کی مرضی کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ولی کو آپ پر جبر کرنے کا اختیار ہے۔ لہذا آپ پہلے ہی سے انکار کردیں کہ میں کسی بدمذہب اور بدعقیدہ شخص سے نکاح نہیں کروں گی۔ ہدایہ میں ہے: وینعقد نکاح الحرۃ العاقلۃ البالغۃ برضائھا وان لم یعقد علیھا ولی بکرا کانت اوثیبا. یعنی حرہ (آزاد) عاقلہ، بالغہ کا نکاح اس کی مرضی سے منعقد ہوجاتا ہے۔ چاہے وہ باکرہ (کنواری) ہو یا ثیبہ (شادی شدہ) اگرچہ ولی اس عقد میں راضی نہ ہوں۔ اس کے بعد فرمایا: ولا یجوز للولی اجبار البکر البالغۃ علی النکاح. یعنی جائز نہیں ہے ولی کو باکرہ بالغہ کو نکاح پر مجبور کرنا۔

(اولین، کتاب النکاح، باب فی الاولیاء والاکفاء، صفحہ ۳۱۳ مکتبہ شرکت علمیہ، ملتان)

لھذا صورت مسؤلہ میں آپ اپنی مرضی سے کسی سنی صحیح العقیدہ شخص سے نکاح کرسکتی ہیں۔

مسئلہ: زید نے دیدہ دانستہ اپنی لڑکی شاہدہ کا عقد ایک دیوبندی کے ساتھ کردیا آبادی کے لوگ عقائد دیوبندیت سے باخبر ہونے پر سخت نالاں ہوئے۔ اور رشتہ قائم کرنے کے سلسلے میں اظہار ناپسندیدگی کرتے رہے۔ مگر زید بدطینت نے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ عقد کرہی دیا اور حال میں ابھی رخصت بھی کردیا ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ یہ عقد شرعا ہوا یا نہیں؟ زید سے آبادی کے لوگ نشست وبرخاست سلام وکلام میل جول قائم رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ وضاحت سے بیان فرمائیں۔ دیوبندیوں وہابیوں پر حکم شرع کیا ہے بالتفصیل تحریر کریں۔

الجواب: صورت مسئولہ میں زید سخت فاسق وفاجر ہوگیا۔ آبادی کے لوگوں پر بحکم شریعت اسلامیہ فرض ہے کہ زید جب تک راہ راست پر نہ آجائے اس وقت تک اس کا بالکل بائیکاٹ رکھیں اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا سلام وکلام کھانا پینا بند کردیں جس دیوبندی مرد کے ساتھ شاہدہ کا عقد کیا گیا وہ اگر پیشوان وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم

نانوتوی وغیرہ کے عقائد باطلہ کفریہ مندرجہ حفظ الایمان ص ۸ و براہین قاطعہ ص ۵۱ وتحذیر الناس ص ۳ تا ۱۴ پر اطلاع رکھتے ہوئے ان کو کافر ومرتد نہیں مانتا بلکہ مسلمان سمجھتا ہے تو خود وہ بھی شرعا کافر ومرتد ہے جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین میں ہے۔ ومن شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اور شاہدہ مذکورہ کا عقد اس کے ساتھ شرعا منعقد ہوا ہی نہیں۔ فتاویٰ عالم گیری جلد اول ص ۳۶۳ میں ہے لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذلك نکاح المرتدۃ مع احد. یعنی مرتد مرد کا نکاح مرتدہ عورت یا مسلمہ عورت یا کافرہ عورت اصلیہ عورت سے جائز نہیں اور یونہی مرتدہ عورت کا نکاح کسی سے جائز نہیں۔ پھر ایسی صورت میں اس دیوبندی کے ساتھ شاہدہ کی قربت زنائے خالص ہوگی۔ لہذا زید پر فرض ہے کہ وہ علی الاعلان گاؤں والوں کے سامنے توبہ واستغفار کرے اور اس دیوبندی سے طلاق حاصل کئے بغیر اپنی بیٹی شاہدہ کا نکاح کسی صحیح العقیدہ سنی مرد کے ساتھ کردے۔ اور اگر وہ دیوبندی اس معنی میں دیوبندی کہا جاتا ہو کہ نیاز وفاتحہ، میلاد شریف، قیام تعظیمی کو ناجائز مانتا ہے اور اہل سنت کے دیگر معمولات کو بدعت سمجھتا ہے اور وہابی ملاؤں مثلا مولوی تھانوی، مولوی گنگوہی وغیرہ کو سنی عالموں کی طرح اپنا دینی عالم سمجھتا ہے لیکن ان وہابی ملاؤں کے عقائد کفریہ کی اسے مطلق خبر نہیں تب وہ گمراہ اور بدمذہب ہے چونکہ اس صورت میں بھی شاہدہ کا اس کے یہاں رخصت ہو کر جانا حرام سخت حرام اور سنیت کے لئے زہر قاتل ہے اس لئے زید پر فرض ہے کہ وہ علی الاعلان لوگوں کے سامنے توبہ واستغفار بجا لائے۔ اور ہر امکانی کوشش کر کے اس دیوبندی سے طلاق حاصل کرے اور شاہدہ کی عدت پوری ہونے کے بعد اس کا کسی سنی صحیح العقیدہ مرد کے ساتھ نکاح کردے۔ حاصل یہ کہ وہ دیوبندی جس کے ساتھ شاہدہ کا نکاح پڑھایا گیا چاہے وہ دیوبندی بمعنی مرتد ہو یا دیوبندی بمعنی گمراہ بدمذہب ہو ہر صورت میں شاہدہ کا اس کے یہاں جانا حرام اس سے میاں بیوی

جیسے تعلقات رکھنا حرام۔ اس کی طرف محبت سے دیکھنا حرام۔ اور شاہدہ کا باپ فاسق ظالم جفاکار مستحق عذاب نار ہے اس پر توبہ استغفار فرض ہے اسے اپنی بیٹی کو جہنم کے عذاب سے بچانا فرض ہے۔ گاؤں کے لوگ پنچایت کر کے زید کو اس شرعی فتویٰ پر عمل کرنے کیلئے مجبور کریں۔ ورنہ وہ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں پکڑے جائیں گے۔

(فتاویٰ فیض رسول حصہ اول ۶۱۱ تا ۶۱۲، اور مزید ۶۰۳ تا ۶۱۷ کا مطالعہ کریں)

مسئلہ: شیعہ، وہابی، دیوبندی کی زید نے نماز جنازہ پڑھی تو زید کے بارے شرعا کیا حکم ہے؟

الجواب: لہذا زید اور جن لوگوں نے دیوبندی جانتے ہوئے اسکے جنازہ کی نماز پڑھی اور اس کے لیے دعائے مغفرت کی وہ لوگ واستغفار کریں اور بعد توبہ تجدید ایمان بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں۔

(فتاویٰ بریلی شریف ۹۰)، (وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۳۵۲) پر ہے کہ جس امام نے جان بوجھ کر شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی وہ کم از کم سخت گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور اگر قابل مغفرت جان کر نماز پڑھائی تو اس پر حکم کفر ہوگا۔ لہذا اس پر توبہ فرض ہے اور بالاعلان توبہ کرے اور اگر زید شادی شدہ ہے تو احتیاطا تجدید نکاح بھی کرے اور تجدید ایمان بھی۔ ... الخ۔

مزید وقار الفتاوٰی اور فتاویٰ بریلی شریف، فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کریں۔

مسئلہ: وہابی اور دیوبندی کے یہاں شادی کرنا کیسا ہے؟ اگر کسی نے دیوبندی لڑکے یا لڑکی کا نکاح پڑھا دیا تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: وہابی دیوبندی بالعموم کافر ومرتد ہیں اور ان کے کفر میں ادنیٰ شک بھی کفر ہے جیسا کہ علماء حرمین طیبین نے فرمایا: من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر، ان کے ساتھ شادی بیاہ میل جول، سلام، کلام، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا سب حرام قال اللہ تعالی: واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین.

(سورہ انعام پ ۷ آیت ۶۸)

وقال رسول الله ﷺ فلا تجالسوهم .... الخ مرتد مرتدۃ کا نکاح دنیا میں کسی کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا کمافی الھندیۃ: ولا یجوز للمرتدان یتزج مرتدۃ ولا مسلمۃ وکافرۃ اصلیۃ وکذالک لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذافی المبسوط۔

(فتاوی ہندیہ جلد اول ص ۲۸۲)

اگر کسی شخص نے وہابی دیوبندی کے ساتھ اس کے کفریات سے واقفیت کے باوجود بھی لڑکے یا لڑکی کا نکاح پڑھ دیا تو وہ بھی کافر اور خارج از اسلام ہو جائے گا پھر اس سے مسلمانوں کو ترک کے تعلق کا حکم ہوگا اور اگر عدم واقفیت کی بنا پر پڑھایا تو کفر نہیں مگر ان صورتوں میں سخت گنہگار ہوگا اور لڑکا لڑکی کو عیحدگی اور توبہ و استغفار کا حکم ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی بریلی شریف ص ۲۰۰ تا ۲۰۵)

مسئلہ: قادیانی، احمدی، مرزائی، یارافضی، تبرائی یا گستاخ و دریدہ دہن وہابی، دیوبندی کے ساتھ اپنی بہن بیٹی وغیرہ کو بیاہنا حرام قطعی اور زنائے خالص ہے۔ جو اپنی بیٹی بہن ایسوں کے نکاح میں جان بوجھ کر دے وہ دیوث اور زنا کا دلال ہے۔

(سنی بہشتی زیور ص ۸۳۶ تصنیف خلیل ملت حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ)

گستاخان نبوت کو مسجد نبوی سے نکالا گیا۔ سیرت ابن ہشام ص ۲۵۸ پر ہے کہ فامر بھم رسول الله فاخرجوا من المسجد اخراجا. رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان منافقین کو سختی سے نکال دیا جائے۔ حضرت ایوب خالد بن یزید اور عمرو بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا پھر ودیعہ کو پکڑ کر اور اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے اے منافق رسول رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے نکل جا۔ حضرت ابو محمد نے قیس بن عمرو کو گدی پر مارنا شروع کر دیا حتی کہ مسجد سے باہر کیا حضرت

عبداللہ بن حارث نے حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ صحن پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا منافق کہتا تھا کہ: اے ابن حارث تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے انہوں نے کہا کہ اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے تو پلید ہے آئندہ مسجد میں نہ آنا ایک صحابی نے اپنے بھائی زری بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا کہ افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔

درسِ عبرت: یہ منافقین کلمہ اسلامی پڑھتے نمازیں ادا کرتے جہاد پر بھی جاتے تھے لیکن رحمۃ للعلمین نے انہیں مسجد سے نکلوا دیا۔ صحابہ کرام نے انہیں مارا پیٹا گھسیٹا اور پلید نجس وغیرہ کہا وہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ تھے یہی ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھنا حرام ہیں اور ان کو مسجد سے نکال دینا اور ان کی تبلیغی جماعت کے بسترے باہر پھینک دینا سنت ہے بہت بڑا ثواب ہے جو لوگ انہیں نیک آدمی سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ صحابہ کرام سے بڑھ کر اسلام کا عشق کسے ہو سکتا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امام نماز کا قتل کر دیا

(روح البیان سورہ عبس پ ۳۰ میں پورا قصہ ہے) مزید، دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم از قبلہ مناظر اسلام شیخ القرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ: وہابی دیوبندی شیعوں کی طرح تقیہ کرتے ہیں لہذا ان کی باتوں کا اعتبار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ عارضی طور پر مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور عوام کو وہابی بنانے کے لیے میلاد شریف، صلاۃ و سلام وغیرہا تمام کام کر لیتے ہیں بلکہ ان کی قسموں کا بھی اعتبار نہ کرو، اور دیوبندی وہابی ہیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی کا اقراری وہابی ہونا۔ دیوبندیوں کے امام اشرف علی نے جب کانپور میں ملازمت کی تو وہاں تقیہ کر کے میلاد شریف کے قیام و سلام میں شریک ہوتا رہا۔ کیونکہ کہ وہاں کے سب لوگ سنی تھے اور دیوبندیت کا چلنا مشکل تھا مگر جب رشید احمد گنگوہی کو معلوم ہوا تو اس نے اشرف علی کو ڈانٹا کہ سنا ہے کہ تم کانپور میں قیام و سلام

ومیلاد کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہو اور صلوٰتیں پڑھتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اشرف علی نے یہ جواب لکھا کہ الحمد اللہ کہ میں نہ یہاں کسی کا محکوم ہوں نہ کسی سے مجبور مگر پوری مخالفت کر کے قیام دشوار ہے گو اب یہاں کے بعض علماء مجھ کو "وہابی" کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء بھی یہاں آ کر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں کہ یہ شخص وہابی ہے اس کے دھوکہ میں مت آنا، دینی مضرت یہ کہ جوان لوگوں کے عقائد واعمال کی اصلاح کی گئی ہے سب بے اثر اور بے وقعت ہو جائے گی اس بدگمانی میں کہ یہ شخص تو وہابی ہے۔

(تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۱۳۵)

نوٹ: مولوی اشرف علی کی اس تحریر سے اس کا اقراری وہابی ہونا بھی ظاہر ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ رافضیوں کی طرح دیوبندیوں میں تقیہ کا عام مشغلہ ہے کہ یہ لوگ اپنی دیوبندیت کو صیغہ راز میں رکھنے کے لئے سب کچھ کر گزرتے ہیں اور ان کی قسموں کا بھی اعتبار نہ کرو جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔

☆ کربلا میں وہابیوں کے مظالم کی تفصیل:

مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں اور اس سال ۱۲۱۴ھ سعود تمام نجد، حجاز اور تہامہ سے ایک لشکر جرار لے کر کربلا کے ارادہ سے چلا اور بلد الحسین کے باشندوں پر حملہ کیا۔ یہ ذیقعدہ کا واقعہ ہے مسلمانوں نے اس پر دھاوا بول دیا اس کی دیواروں پر چڑھ گئے اور زبردستی (عنوۃ) داخل ہو گئے اور اکثر باشندوں کو گھروں اور بازاروں میں تہ تیغ کر دیا اور اس قبہ کو جوان کے اعتقاد کے مطابق حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر بنایا گیا ہدم کر دیا قبہ اور اسکے آس پاس اور چڑھاوے کی تمام چیزیں لے لیں۔ قبہ زمرد، یاقوت اور جواہر سے آراستہ تھا اور اس کے علاوہ شہر میں جو کہ مال ومتاع تھا (ہتھیار، لباس، سونا، چاندی، قیمتی مصاحف اور بیشمار چیزیں) سب لے لیا اور شہر میں ایک پہر سے زیادہ نہیں ٹھہرے اور ظہر کے وقت تمام مال لے کر

وہاں سے نکل آئے اور اس کے باشندوں میں سے تقریباً دو ہزار آدمی قتل کئے گئے (مسعود عالم ندوی: محمد بن عبد الوہاب، ص ۷۷،، ۱۲۱۶ھ میں سعود اپنی طاقتور فوجوں اور گھڑ سوار لشکر جرار اور تمام نجدی غارت گروں کو ساتھ لیکر سرزمین کربلا پر حملہ آور ہوا اور ذیقعدہ میں نجدی سورماؤں نے بلد حسین کا محاصرہ کر لیا اور تمام گلیاں اور بازار اہالیان شہر کی لاشوں سے پٹے پڑے تھے قتل عام سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے قبہ کو منہدم کر دیا۔ روضہ کے اوپر جو زمرد، ہیرے، جواہرات اور یاقوت کے جو نقش ونگار بنے ہوئے تھے وہ سب لوٹ لئے۔ اس کے علاوہ شہر میں لوگوں کے گھروں میں جو مال ومتاع، اسلحہ، کپڑے حتی کہ چارپائیوں سے بستر تک اتار لئے اور یہ سب مال ومتاع لوٹ کر تقریباً دو ہزار مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار کر نجد واپس لوٹ گئے۔

(عثمان بن بشر نجدی، متوفی ۱۲۸۸ھ عنوان المجد فی تاریخ نجد مطبوعہ ریاض ج ۱ ص ۱۲۲،۱۲۱۔ بحوالہ تاریخ نجد وحجاز از مفتی محمد عبد القیوم قادری رحمۃ اللہ علیہ)

نوٹ: وہابیوں دیوبندیوں کے جھوٹے خدا۔ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا اگرچہ اپنا باپ ہو جو اس سے محبت رکھے وہ مسلمان نہیں ہے۔

(القرآن الکریم سورت ۵۹ آیت ۲۲۔ فتاویٰ رضویہ شریف ۳۱۱ تا ۳۱۲ جلد ۳۰)

چند علمائے دیوبند کا تعارف

فتاویٰ رشیدیہ میں علمائے دیوبند کے دادے مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ کوا کھانا ثواب ہے لیکن علمائے دیوبند اور وہابیوں نے لکھ ہے کہ ختم شریف کی شے اور میلاد شریف کا تبرک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا تبرک وغیرہ حرام ہیں تو میں کہتا ہوں کہ پاک لوگوں کے لیے پاک چیزیں ہیں اور نجس و پلید لوگوں کے لیے کھانے کی چیزیں بھی پلید ہیں جیسے کوا وغیرہ اسی لیے ان کے کام بھی شرمناک چند ملاحظہ فرمائیں۔

☆ داڑھی والی دلھن اور دولھا بھی داڑھی والا:

سنیئے رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں میں نے ایک بار خواب دیکھا کہ قاسم نانوتوی عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اس طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے یہ ہے دیوبندی مینار جس کی اتباع میں نجات ہے مذکورہ بالا حوالے میں خواب دیکھنے والا رشید احمد گنگوہی ہے اور دلھن بننے والا قاسم نانوتوی جو کہ مدرسہ دیوبند کا بانی ہے انہیں کے متعلق دیوبندی امت کا حکیم اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ، رشید احمد گنگوہی اور قاسم ناتوی کی محبت بھری کہانی دیوبندی حکیم الامت کی زبانی۔ حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد وعم محترم مولونا حبیب الحمن صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہی کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید اور شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرماتھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے مولانا

(نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت (گنگوہی) نے فرمایا لوگ کہیں گے کہنے دو۔

(ارواح ثلاثہ ص ۳۳۹)

اب قارئین حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ گنگوہی صاحب نانوتوی صاحب کو چار پائی پر لٹا کر کیا کر رہے تھے جس پر نانوتوی صاحب کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ لوگ کیا کہیں گے مگر گنگوہی صاحب عشق بازی میں اس قدر فنا تھے کہ ان کو لوگوں کی پرواہ ہی نہ تھی۔ یہ ہیں بانیان دیوبندی مسلک جن کے گروگھنٹالوں کا یہ حال ہے ان کے چیلوں کے متعلق آپ خود ہی اندازہ فرمالیں یہ تو تھا دیوبندی تصوف کا نمونہ۔ کاش میں عورت ہوتا۔ مولوی تھانوی کا عزیز مرید عزیز الحسن سے خود اس کی زبانی سنیئے ایک بار عشق و محبت کے جوش میں حضرت والا (اشرف علی تھانوی) سے بہت جھجکتے اور شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا حضرت ایک بہت ہی بے ہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم دامن گیر ہوتی ہے اور جرأت نہیں پڑتی حضرت والا (اشرف علی تھانوی) اس وقت نماز کے لیے اپنی سدوری سے اٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جارہے تھے فرمایا کہیے کہیے احقر نے غایت شرم سے سر جھکاتے ہوئے عرض کیا کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا حضور (اشرف علی تھانوی کے) نکاح میں اس اظہار محبت پر حضرت والا اشرف علی تھانوی غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے کہ یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا انشاء اللہ۔ حضرت والا اب تک اس واقعہ کو بھولے نہیں اپنی مجلس شریف میں احقر کے اس محبت آمیز قول کو بہ لطف نقل فرما کر مزحاً فرما کرتے ہیں کہ غنیمت ہے کہ اس کے عکس خواہش نہیں کی۔

(اشرف السوانح ج ۲ ص ۵۳ تا ۵۴)

بے حیائی بے شرمی اور بے غیرتی کا اس سے بڑھ کر فحش مظاہرہ اور کیا ہوگا جاہل یہ بھی کہہ رہا ہے کہ خیال بے ہودہ ہے جسے بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے اس کے باوجود اپنی گندی اور غلیظ تمنا کرتا ہے تو تھانوی بجائے تنبیہ و نصیحت کے ہنستے ہوئے خوش ہو کر کہتے ہیں کہ یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملیگا۔ استغفراللہ۔ تعلیم کا نیا انداز جو صرف علماء دیوبند کے مدرسوں میں دیجاتی ہے۔ مولانا (قاسم نانوتوی) بچوں سے ہنستے بوتے بھی تھے اور جلال الدین صاحب اور صاحبزادہ مولانا یعقوب سے جو اس وقت بالکل بچے تھے بڑی ہنسی کرتے تھے کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمر بند کھول دیتے۔

(اشرف التنبیہ ص ۴۰۔ ارواح ثلاثہ حکایت ص ۲۶۸ تا ۲۷۵)

پتہ نہیں کمر بند کھول کر کون سی تعلیم دی جاتی تھی؟ معلوم ہوتا ہے کہ کمر بند کھول کر کوئی شیطانی تعلیم دی جاتی ہے کیونکہ اسلامی تعلیم تو طلباء کو ننگے کر کے پڑھانا جائز نہیں۔

تمام دیوبندی احمق۔ چھینٹ چھینٹ کر تمام احمق میرے ہی حصے میں آگئے۔

(فرمان، شرف علی افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۲۳۲)

تھانوی کا اقرار کہ میں جاہل ہوں۔ ہم کو کچھ آتا نہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۸۶)

تھانوی کا اقرار کہ میں بیوقوف ہی ہوں۔ میں بھی بیوقوف ہی سا ہوں مثل ہدہد کے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی ج ۱ ص ۲۴۰)

رشید گنگوہی کا قول کہ میں ذلیل ہوں۔ حضرت گنگوہی سے پوچھا گیا کہ اس وقت آپ کی کیا حالت تھی۔ فرمایا کہ خدا کی قسم قلب پر اس وقت اسکا استحضار تھا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ ذلیل و حقیر ہوں۔

(افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۷۰، سطر ۱) اسی کے تحت دو حکایتیں ملاحظہ فرمائیں دیوبندی مذہب ص ۲۳۵ تا ۲۳۷ از علامہ نا م مہر علی)

بیمار امت کے حکیم یعنی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا تعارف۔ یہ دیوبندیوں وہابیوں کے بڑے ماہر حکیم ہیں انہوں نے اپنی امت کے بڑے علاج کیے ہیں اور نسخے لکھے ہیں اس لیے دیوبندیوں نے حکیم الامت کا لقب عطا فرما دیا لقب کے مستحق بھی تھے عضو تناسل کے نقائص کا علاج بتانا۔

ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں پتلا اور آگے سے موٹا ہو جائے۔

(بہشتی زیور ج ۱۱ ص ۱۳۴)

اس بیماری و دیگر نقائص کو ذکر کرنے کے بعد ان کیلئے نسخہ بتاتے ہیں۔ مزید ایک صورت بتاتے ہیں عضو تناسل میں نقص پڑ جائے کہ اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلاپن ہو۔ دوسری وجہ یہ کہ خواہش بدستور رہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس پر مجامعت پر پوری قدرت نہ۔

(بہشتی زیور ج ۱۱ ص ۱۳۳)

خصیہ کا اوپر کو جڑ جانا اس مرض سے چینک بھی ہو جاتی۔

(بہشتی زیور ج ۱۲ ص ۱۴)

تھانوی اپنی ایک کتاب الطرائف والظرائف میں فرماتے ہیں بیخ کنکروندہ تخم شلغم مساوی گرفتہ باہم آمیختہ بآب دہن بر قضیب طلاء کردہ بجماع مشغول شود انزال نہ کند زن بستہ گردد ہر کہ ایں معجون را ہر روز استعمال کند خرسندے خورد میتواند وہ نسواں را ہر روز خرسند گرداند

(الطرائف ص ۳۶)

غالباً ان کے لقب حکیم الامت کی وجہ بھی یہی ہے کہ اپنی امت کو اس طرح کے نسخے بتلاتے ہیں خدا ہدایت دے۔ کتاب بہشتی زیور لڑکیوں کے لیے لکھی گئی ہے اور اس میں اعضاء تناسل کا نقشہ کھینچ کر بتلا لایا گیا ہے کہ یہ کتاب نہیں بلکہ کوک شاستر ہے تھانوی بہشتی زیور ۳۳۰ پر لکھتے ہیں کہ میں نے کتاب لڑکیوں کے لیئے لکھی ہے تا کہ وہ خوش ہوں نوٹ

دیوبندی مدارس میں لڑکیوں کو یہ کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ بریلوی مکتب فکر کے کسی عالم نے ایسی کتاب نہیں لکھی جیسی تھانوی صاحب نے لکھی۔ یہ یہ سب نحوست ہے گستاخیوں کی۔ یہ چند واقعے عورتوں کو پڑھنا ممنوع ہیں۔

نوٹ: وہ کتب جو ہر مسمان مرد وعورت کو پڑھنا ضروری ہیں۔

☆ایمان کی پہچان از اعلی حضرت۔

☆تمہید ایمان مع حسام الحرمین از اعلیحضرت۔

☆رشد الایمان از علامہ قبلہ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ایمان کی حفاظت از مفتی محمد قاسم عطاری۔

☆ایمان کی سلامتی ویڈیو سی ڈی از امیر اہل سنت قبلہ محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ۔

☆مقام رسول از علامہ قبلہ محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی تمام تصانیف ،اعلیحضرت اور آپکے تمام شاگردوں کی تصانیفات، دیوبندیوں سے لاجواب سوالات از قبلہ نعیم اللہ خاں، فیصلہ کن مناظرے از قبلہ نعیم اللہ خان قادری، غیر مقلدین کو دعوت انصاف چار ۴ جلدیں از قبلہ نعیم اللہ خان قادری، قادیانی دھرم کا علمی محاسبہ از قبلہ نعیم اللہ خان۔

☆احکام شریعت از اعلیحضرت۔

☆دیوبندی مذہب از علامہ غلام مہر علی چشتی۔

☆وہابی مذہب از علامہ ضیاء اللہ قادری کی تمام تصانیف ت

وہابی دیوبندی دن رات بدعت بدعت کی رٹ لگاتے رہتے ہیں اس کا رد ایسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے گھر کے حوالہ جات سے ان کا منہ توڑ جواب رسالہ چند مسائل اور ان کا حل از مناظر اسلام حضرت علامہ مفتی شوکت علی سیالوی چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

☆ جاء الحق از مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆نصرت الحق از علامہ حشمت علی قادری جواب دین الحق۔

☆ترک رفع یدین از علامہ غلام مصطفے نوری صاحب۔

☆نور العینین فی ایمان آبائے سید الکونین از قبلہ علامہ محمد علی صاحب۔

☆شیعوں کا رد، عقائد جعفریہ چار جلدیں، تحفہ جعفریہ ۵ جلدیں، فقہ جعفریہ ۵ جلدیں از علامہ قبلہ محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

☆تحفہ حسینیہ ۳ جلدیں از علامہ محمد اشرف سیالوی دامت برکاۃ۔

☆تحفہ اثنا عشریہ از مولوی عبدالعزیز محدث دہلوی۔

☆دلائل المسائل از علامہ محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ۔

نوٹ: تمام شیعہ ایران، پاکستان بلکہ تمام دنیا کے شیعہ ملکر بھی ان کتب کا جواب نہیں دے سکتے۔ مقیاس الخلافۃ اور تمام مقیاس از مناظر اسلام علامہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

مذہب شیعہ از شیخ السلام خواجہ محمد قمر الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔

اور شیعہ مذہب از اعلیحضرت، اہل حدیثوں کا رد۔

نماز حبیب کبریاء از علامہ عبدالرازاق صاحب۔

غیر مقلدین کو دعوت انصاف چار جلدیں از علامہ محمد نعیم اللہ خان قادری صاحب۔

فقہ الفقیہ از فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

عبارات اکابر از سرف راز وہابی دیوبندی کا رد عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ از جانشین اشرف العلماء صاحبزادہ علامہ غلام نصیر الدین سیالوی صاحب۔

فیضان سنت پر اعتراض وہابی کا جواب؛ میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوت اسلامی۔

اہل حدیث کا رد؛ نماز نبوی ﷺ از علامہ غلام مصطفیٰ نوری صاحب۔

مطالعۂ بریلویت کا رد محاسبۂ دیوبندیت از علامہ قبلہ محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی۔

اور، راہ سنت از سرفراز دیو بندی کا رد۔

مصباح سنت و مفتاح سنت تین ۳ جلدیں چار حصے از مفتی عبدالمجید خاں سعیدی صاحب۔

ازالۃ الریب از سرفراز دیو بندی کا رد۔

اثبات علم غیب دو ۲ جلدیں از حضرت علامہ غلام فرید صاحب رضوی ہزاروی مدظلہ۔

راہ سنت کا رد؛ مفتاح الجنت دو ۲ جلدیں از شیخ الحدیث علامہ مفتی غلام فرید صاحب رضوی۔

آنکھوں کی ٹھنڈک از سرفراز کا رد؛ محبوب حاضر ناظر از علامہ غلام یسین صاحب، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور، گنج بخش روڈ لاہور، فون: ۰۴۲-۷۲۲۰۴۷۹، ۰۴۲-۷۲۲۱۹۵۳)

علمائے دیوبند سے سوالات

(۱) ''حفظ الایمان'' نامی کتاب جس سوال کے جواب میں تحریر کی گئی ہے وہ سوال یہ ہے کہ اور (زید) کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات اس معنی کو عالم الغیب خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا اور با واسطہ اس معنی کو رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے

تھانوی صاحب اپنے جواب کا خلاصہ ص ۹ پر یہ لکھتے ہیں:

''اجوبہ مزکورہ سے واضح ہوگیا کہ زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز ان کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں۔ زید کو چاہیے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے''

زید نے اپنا عقیدہ یہ بیان کیا تھا کہ علم غیب سے اگر بالذات مراد ہوتو عالم الغیب خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نبی ولی عالم الغیب نہیں۔ تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص ہے۔ ہرگز ان کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اللہ عزوجل عالم الغیب نہیں۔ بولیے یہ کفر صریح ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی مطلب ہوا کہ خدائے تعالیٰ کے سوا اور یہ لوگ عالم الغیب بالذات ہیں بولئے یہ بھی کفر صریح ہے یا نہیں؟

(۲) براہین قاطعہ ص ۱۹۹ شائع کردہ مکتبہ رحیمیہ ۱۳۶۵ھ، ۱۹۴۶ء

اس بات کو خوب یاد کر لینا ضروری ہے کہ عقیدہ سب کا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور عالم الغیب ہیں۔ لیکن فتاویٰ رشیدیہ میں اس کے خلاف بہت سی عبارتیں موجود ہیں۔ چنانچہ ص ۹۵ پر ہے۔ اور بعقیدہ عالم الغیب فریاد رس ہونے کے شرک ہے۔ ص ۹۶ پر ہے ''حضرت ﷺ کو علم غیب نہ تھا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے''۔ ص ۶۵ پر ہے علم غیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے

اس کوکوئی نہیں جانتا پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے''۔

ص ۴۷ پر ہے ''جو شخص رسول اللہ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے۔ سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے''۔

پس آپ بتایئے کہ براہین میں انبیٹھی اور گنگوہی نے انبیاء کرام علیہم السلام کو عالم الغیب مانا اور اسے سب کا عقیدہ بتایا۔ گنگوہی اپنے فتاویٰ منقولا بالا کی رو سے بقلم خود کافر ومشرک ہوئے کہ نہیں؟ اوران کے مرید انبیٹھی صاحب اپنے پیر گنگوہی صاحب کے فتوؤں سے کافر و مشرک ہوئے کہ نہیں؟

(۳) فتاویٰ رشیدیہ ص ۶۹ پر ہے ''اور نظم منزل من اللہ کو بدلنا اہانت اور بے تعظیمی قرآن کی ہوئی سو کفر ہوگیا''۔

اب آیئے دیکھیے اپنے شیخ الہند مولوی محمود الحسن کی ایضاح الادلہ اس کے ص ۹۳ پر ہے ''یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول والی اولو الامر منکم'' اور ظاہر ہے کہ اولوالامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام اور کوئی نہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں و الی اولو الامر منکم نہیں ہے یہ آپ کے شیخ الہند کا اضافہ ہے اور نظم منزل من اللہ کی تبدیلی ہے۔ وہ بھی اتنی قابلیت کے ساتھ کہ الی کہ بعد اولو واؤ کے ساتھ لکھا ہے اور یہ تبدیلی بالقصد ہے کاتب کی غلطی نہیں ہے اور نہ سہو ونسیان ہے۔ اس لیے کہ یہی مدار استدلال ہے۔ اب آپ بولیے گنگوہی صاحب کے فتوے کی رو سے آپ کے شیخ الہند صاحب تحریف قرآن کرکے قرآن کی اہانت و بے تعظیمی کرکے کافر ہوئے کہ نہیں؟

(۴) الجمعیۃ کے شیخ الاسلام نمبر ص ۱۳۹ پر ہے

خضعوا له اعناقهم و جبا ههم . تابوا واللاذقان خروا سجدا.

ان لوگوں نے حضرت (ٹانڈوی) کے روبرو اپنی گردنوں اور پیشانیوں کو جھکا دیا اور وہ لوگ تائب ہوئے اور منہ کے بل سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔

بولیے شیخ ٹانڈہ کے لیے یہ سجدہ عبادت تھا یا کہ سجدہ تحیۃ اور بہر تقدیر یہ سب سجدہ کرنے والے اور اپنے آپ کو سجدہ کرانے والے کون ہوئے؟

(۵) اسی شیخ الاسلام نمبر کے ص ۴۴ پر ہے

جلال عشق مصاف خودی جہاد وستیز — حسین ما بمقام محمدیم

ترجمہ: عشق کے جلال خودی کی صف بندی جہاد اور لڑائی میں ہمارے حسین احمد مقام محمدی پر پختگی کے ساتھ قائم ہیں۔ بولئے مقام محمدی پر فائز ہونے کا کیا مطلب ہے؟

مقام محمدی میں نبوت ورسالت اور ختم رسالت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا آپ کے شیخ ٹانڈہ خاتم النبیین امام الرسل تھے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر نہیں تھے تو پھر مقام محمدی پر کیسے محکم تھے؟ اور اگر تھے تو کفر صریح ہے یا نہیں؟

(۶) آپ لوگوں کے حکیم الامت اپنے ماہواری رسالہ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۵ھ میں لکھتے ہیں ''ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن معاً (اس نئی کمسن جورو) کی طرف منتقل ہوا اس مناسبت سے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔ وہی قصہ یہاں ہے''۔ بولئے اس میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صریح توہین ہے یا نہیں؟ اور تھانوی صاحب حضرت صدیقہ کی یہ توہین صریح کرکے رافضی تبرائی اہلسنت سے خارج ہوئے کہ نہیں؟ واضح رہے کہ یہ ایک ذاکر صالح کا کشف ہے خواب نہیں کہ اس کی تعبیر کسی

جنتری یا تعبیر نامے میں تلاش کریں۔آپ کے حجۃ الاسلام قاری طیب کے دادا مولوی قاسم
نانوتوی قصائد قاسمی میں لکھتے ہیں۔

جو چھو بھی دیوے سگ کوچہ ترا اس کی نعش تو پھر تو خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار

اس کے بارے میں سنبھل کے مولوی احمد حسن، مولوی ظہور الدین، مولوی سعید احمد، مولوی وارث علی، مولوی محمد ابراہیم کا مشترکہ فتویٰ ہے کہ یہ شعر پڑھنا حرام وکفر ہے اور عقیدہ سے پڑھنے والا خارج از ایمان ہے۔ایسے صریح الفاظ میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ کسی بے ہودہ جاہل آدمی کا شعر ہے۔اس کا لکھنا پڑھنا دونوں کفر ہے۔بولئے یہ فتویٰ صحیح ہے کہ غلط۔اگر صحیح ہے تو آپ لوگ مولوی قاسم کو حجۃ الاسلام مان کر کیا ہوئے؟ اور اگر یہ فتویٰ غلط ہے تو یہ مفتی صاحبان آپ لوگوں کے حجۃ الاسلام کو خارج از ایمان۔جاہل، بیہودہ کہہ کر کیا ہوئے۔نیز یہ بھی بتائیے کہ ابلیس کا جہنمی ہونا قطعی ہے یا ممکن الزوال نیز یہ کہ خلد میں کسی کے لئے موت ہے؟ کہ اس کا مزار بنایا جائے؟ نیز قبر کو مزار اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی زیارت کی جاتی ہے۔آپ لوگولوں کے وہاں تو بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کے لیے سفر کرنا حرام ہے؟ کیا ابلیس کے قبر کی زیارت کرنا آپ لوگوں کے یہاں جائز ہے؟

(۸) آپ کے امام الطائفہ مولوی اسماعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی ص ۱۴۴ پر لکھا ہے۔

بعد اخبار ممکن ہست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان مثل اصلاً منجر بتکذیب نصے از نصوص نگردد و سلب قرآن بعد نزال ممکن است۔

ممکن ہے کہ یہ آیت (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) لوگوں کو بھلادی جائے تو اب یہ کہنا کہ حضور کا مثل ممکن ہے کسی نص کو جھوٹا کہنے کا موجب نہ ہوگا اور اتارنے کے بعد سلب قرآن ممکن ہے۔

بولیے آپ کے امام الطائفہ کا یہ ارشاد آیہ کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کو صریحاً جھٹلانا ہے کہ نہیں؟ ما بین الدفتین جو کچھ محفوظ ہے ان میں سے کسی کو پوری امت کے ذہنوں سے بھلا دینا محال شرعی ہے یا نہیں؟ جو اس کا قول کرے وہ کافر ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی بتائیے اگر کسی نے کوئی بات کہی اس کو سننے والے بھول گئے اور کہنے والے نے اپنی کہی ہوئی بات کے خلاف کہا یا کیا وہ جھوٹا ہوگیا یا نہیں؟

(۹) یہی آپ کے امام الطائفہ اپنی مشہور کتاب ایضاح الحق میں لکھتے ہیں۔

"یہی تنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلا جہت ومحاذات ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ ہست اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد"۔

اللہ عزوجل زمان ومکان اور جہت سے منزہ ماننا اور اسکی رویت کو بلا جہت و محاذات کے ثابت کرنا بدعات حقیقیہ سے ہے اگر ایسے عقیدے والا اس کو عقائد دینیہ سے شمار کرے۔

بولیے آپ کے امام الطائفہ کا یہ قول صحیح ہے کہ غلط؟ اگر غلط ہے تو امام الطائفہ کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ اور اگر یہ مقولہ صحیح ہے تو بتائیے آپ لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا گھر کہاں ہے اس کی عمر کتنی ہے؟ اور وہ کس طرف رہتا ہے۔اس کا دیدار ممکن ہے یا محال شرعی؟ اور اگر اس کا دیدار ہوگا تو محاذات وجہت کے ساتھ ہوگا یا بغیر اس کے واضح کریں؟

(۱۰) فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱ پر ہے "اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا"۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کو کافر کہنے والا۔آپ لوگوں کے نزدیک سنی صحیح العقیدہ ہے۔

لیکن اسی فتاویٰ رشیدیہ کے ص ۶ پر ہے: ''اہانت علمائے حق کی کفر ہے''۔ بولے گنگوہی صاحب کے دوسرے فتوے کی رو سے علماء کا درجہ صحابہ سے بڑھایا نہیں؟

(۱۱) فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۳۱ پر ہے ''منی آرڈر کرنا سود ہے''۔

دوسرے فتوے میں ہے ''منی آرڈر سے روپیہ بھیجنا درست ہے اور داخل ربوا ہے اور جو محصول دیا جاتا ہے نادرست ہے۔ بتایئے کہ تمام دیوبندی مدارس میں اور تمام دیوبندی مولویوں کے پاس ملک کے کونے کونے سے منی آرڈر بھیجے جاتے ہیں اور خود دیوبندی مولوی بھی بھیجتے ہیں۔ یہ سب سود کھانے والے اور کھلانے والے ہوئے کہ نہیں؟ اور بحکم حدیث لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربو وموکلہ وشاھدہ وکاتبہ۔ منی آڈر بھیجنے والے لکھنے والے وصول کرنے والے گواہی کرنے والے ملعون ہوئے کہ نہیں؟

(۱۲) تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۹۶ میں ہے: ''ایک دن اعلیٰ حضرت (حاجی امداداللہ) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں۔ جناب رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداداللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ اس خواب میں حضور اقدس ﷺ کی توہین ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو یہ خواب بیان کرنے والے، لکھنے والے، چھاپنے والے کافر مرتد ہوئے کہ نہیں؟ اور اس میں حضور اقدس ﷺ کی توہین نہیں تو اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ گنگوہی صاحب ہمارا برتن مانجھ رہے تھے اور نانوتوی صاحب میرے جوتے کی پالش کر رہے تھے تو آپکو برا تو نہیں لگے گا؟

(۱۳) شیخ الاسلام نمبر ۵۹ پر ہے کہ:

''تم نے کبھی خدا کو اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے کبھی خدا کو بھی اس عرش عظمت و جلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے۔ تم کبھی تصور بھی کر سکے کہ رب

العالمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کے تمہارے گھروں میں آ کر رہے گا۔ تم سے ہمکلام ہوگا۔ تمھاری خدمتیں کرے گا۔ نہیں ہرگز نہیں ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ کبھی ہوگا تو پھر کیا میں دیوانہ ہوں۔ مجذوب ہوں کہ بڑ ہانک رہا ہوں۔ نہیں بھائیوں یہ بات نہیں ہے سڑی ہوں نہ سودائی۔ جو کچھ کہ رہا ہوں سچ ہے مگر سمجھ کا ذرا پھیر ہے۔ حقیقت ومجاز کا ذرا فرق ہے تو پھر خدا را بتاؤ کہ جن آنکھوں نے گزی گڑھے میں ملفوف اس بندہ کو دیکھا وہ کیوں نہ کہیں ہم نے خود اللہ بزرگ برتر کا جلوہ خود اپنی سرزمین پر دیکھا ہے''۔

کیا اس اقتباس میں شیخ ٹانڈہ کا خدا ہونا یا خدا کا شیخ ٹانڈہ کے روپ میں گلی کوچوں میں چلتے پھرتے رہنا تسلیم کر کے شان الوہیت میں گستاخی نہیں کی گئی ہے؟

علمائے دیوبند سے چند سوال

جانتا ہوں کہ جانتا ہے تو تب کہا ہے بطرز استفہام

(۱) مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے فتاویٰ رشیدیہ جلد اص ۱۱۱، میں لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ صحیح ہے یا غلط؟

(۲) موجودہ دور کے ائمہ حرمین شریفین ابن عبدالوہاب نجدی کے مقتدی ومعتقد ہیں یا نہیں ؟ ٹھوس ثبوت سے جواب دیں۔

(۳) کیا محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے یا فاسد؟ مع تائید ائمہ حرمین۔

(۴) مولانا حسین احمد دیوبندی صدر المدرس دیوبند نے اپنی کتاب ،الشہاب الثاقب ص ۴۷ مطبوعہ دیوبند پر لکھا کہ ،شان نبوت میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ مولانا حسین احمد۔

(۵) اگر صحیح لکھا ہے تو وہابیہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کے کلمات استعمال کرنے کی وجہ سے کافر ہوئے یا نہیں؟

(۶) کیا گستاخ رسول ﷺ اور کافر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) کسی کو گستاخ رسول کہنا بالفاظ دیگر کافر کہنا ہے یا نہیں؟

(۸) کیا مسلم شریف جلد اص ۵۷ و جامع ترمذی میں حضور ﷺ کا یہ فرمان ہے یا نہیں؟ کہ جس نے کسی کو کافر کہا اگر وہ کافر ہے تو فتویٰ اسی طرف جائے گا ورنہ فتویٰ کفر لگانے والا خود کافر ہو جائے گا۔

(۹) اگر مولانا حسین احمد دیوبندی کی مذکورہ تحریر غلط ہے ،تو وہابی گستاخ مصطفےٰ نہ ہوئے ،اور وہابیہ کافر نہ ہوئے ،اور غیر گستاخ وغیر کافر کو گستاخ مصطفےٰ وکافر لکھنا خود کافر ہونا ہے ،یا نہیں؟۔تو کیا مولانا حسین احمد دیوبندی فرمان مصطفےٰ کی روشنی میں کافر ہوئے یا نہ؟

(۱۰) دیوبندیوں کی اتفاقی واجماعی کتاب ،المہند ص ۲۸، مصدقہ مولانا تھانوی ومولانا انٹھیوی میں نجدیوں وہابیوں کو خارجی فرقہ سے لکھا ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار میں علامہ شامی نے لکھا ہے ،کیا آپ کے نزدیک بھی موجودہ زمانہ کے ائمہ حرمین نجدی ،وہابی ،خارجی ہیں یا نہیں؟ نیز خارجی فرقہ کے لوگ مسلمان ہیں یا کافر یا گمراہ صحیح ہیں یا غلط؟ اور خارجیوں کے پیچھے نماز صحیح ہے یا فاسد؟

(۱۱) مولوی حسین احمد دیوبندی نے الشہاب ثاقب مطبوعہ دیوبند کے ص ۴۲ پر لکھا ہے ،کہ یہود ونصاریٰ اور مجوس اور ہنود سے زیادہ بغض وعداوت وہابیوں سے ہو کیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۱۲) اگر موجودہ زمانہ کے ائمہ حرمین ،نجدی ،وہابی ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کو عمدہ مانتے ہیں ،تو مولانا حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے ،وہابیہ خبیثہ ان کی زبانوں ان کے ناپاک قلم ،وہ خبثاء ،الشہاب ثاقب ص ۵۱ تو کیا وہابیوں کے حق میں ایسے کلمات جو مدنی دیوبندی نے لکھے ہیں ،صحیح ہیں یا غلط؟ مستفتیان۔ انجمن سپاہ مصطفےٰ ﷺ پاکستان ۔از مناظر اسلام حضرت علامہ قبلہ محمد منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ وہابیوں نے پیر قبلہ مہر علی شاہ رضی اللہ عنہ سے ۱۲ سوال کیے تھے تو سرکار نے جواب دیکر وہابیوں کو بارہ ۱۲ سوال کیے تھے جو وہابی ابھی تک جواب نہ دے سکے انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جواب نہ دے سکیں گے کتاب کا نام: الفتوحات الصمدیہ الملقب بالفیوضات الشمسیہ.

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہاری چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ان سے آئمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

☆ فروغ اہلسنت .... امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

۱: عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

۲: طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳: مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴: طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے، معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔

۵: ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

۶: حمایت مذہب و رد بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

۷: تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

۸: شہروں شہروں آپ کے سفیر نگران رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظرہ یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کیلئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹: جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰: آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق ﷺ کا کلام ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳ و فتاوی رضویہ، جدید جلد ۲۹، صفحہ ۵۹۹)